شعبہ ناظرہ وحفظ اور اسکول کے بچوں کیلئے
نہایت ہی مفید اور آسان معلوماتی کتاب
چھوٹوں کیلئے
چھوٹا نصاب
مؤلف
مولانا محمد سعید بن حاجی ذوالفقار علی صاحب
راولپنڈی

چھوٹوں کے لیے

چھوٹا نصاب

شعبہ ناظرہ وحفظ اور اسکول کے بچوں کے لیے نہایت ہی مفید اور آسان

معلوماتی کتاب

............مؤلف............

مولانا محمد سعید بن حاجی ذوالفقار علی صاحب

راولپنڈی

مکتبہ صفدریہ

دوکان نمبر 10 چوہڑ چوک مصریال روڈ، المدد پلازہ، راولپنڈی

نام کتاب	:	چھوٹوں کے لیے چھوٹا نصاب
مؤلف	:	مولانا محمد سعید راولپنڈی
طباعت اول	:	ستمبر 2009ء
طباعت دوم	:	اپریل 2013ء
طباعت سوم	:	اپریل 2014ء
صفحات	:	115
تعداد	:	1100
قیمت	:	

...........ملنے کے پتے...........

مکتبہ صفدریہ

دوکان نمبر 10 چوہڑ چوک مصریال روڈ، المدد پلازہ، راولپنڈی

051-5461469 0307-5548866

03215264244 03009830752

فہرست

انتساب

میں اپنی اس کاوش "چھوٹوں کے لئے چھوٹا نصاب" کو سب سے چھوٹی بہن جو ۱۱ جون2002 دینی تعلیم حاصل کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملی (انا للہ و انا الیہ راجعون) منسوب کرتا ہوں اللہ تعالی اس کی قبر پر کھرب ہا کھرب رحمتوں کا نزول فرمائے۔ اٰمین

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

بچے ہمارے پاس اللہ تعالی کی طرف سے دی ہوئی بہت بڑی نعمت ہیں اور اس نعمت کا ہمارے ذمہ یہ حق ہے کہ یہ اسلام کے سانچے میں ڈھل کر پانچ فٹ کا بدن اسلامی زندگی پر گامزن ہو جائے۔ کسی اللہ والے کی مجلس میں پوچھا گیا کہ اس دور میں سب سے زیادہ مشکل کام کیا ہے مختلف لوگوں نے اپنے اپنے علم کے مطابق جواب دیا لیکن اکثر کی زبان پر حلال کمانا یا سچ بولنا تھا مگر سائل نے خود جواب دیا اس دور کا مشکل ترین کام اپنے بچوں کی صحیح اسلامی و ایمانی تربیت کرنا ہے۔ چار فیصد بچے مدارس میں جاتے ہیں 96فیصد چھوٹے بڑے سکولوں و کالج کی طرف رخ کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالی علمائے کرام و مفتیان کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے گرمیوں کی تعطیلات کو قیمتی بنانے کے لئے مختلف علاقوں اور شہروں میں سمر کورس کا سلسلہ شروع کیا جس سے طلب رکھنے والے عوام الناس کو خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بچے حفظ و ناظرہ سے فراغت حاصل کر لیتے ہیں ان میں سے بعض بڑے مدارس کا مزید پڑھائی یعنی عالم و مفتی بننے کے لئے رخ کرتے ہیں اور بعض صرف حفظ پر اکتفاء کرتے ہیں تو یہ حفاظ دینی مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں بلکہ اسلام کی بنیادی باتوں سے بھی نا آشنا ہوتے ہیں۔ یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ ان بچوں کے لئے جو مساجد و مدارس میں نورانی قاعدہ و ناظرہ یا حفظ کر رہے ہیں مختصر سا نصاب جس میں اسلامی بنیادی عقائد، شش کلمے، وضو، تیمم، غسل و نماز کے فرائض و واجبات و مستحبات اور نواقض و مفسدات وغیرہ اور نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کی مختصر سی سیرت اور آخر میں قرآنی معلومات کو قلم بند کیا جائے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالی میرے والدین و تمام اساتذہ کرام کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان سب اور ساری امت کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

15 شعبان 1430 بمطابق 7 اگست 2009 دعاؤں کا طلبگار محمد سعید

(استاذ مدرسہ محمودیہ انوار القرآن گلاس فیکٹری راولپنڈی)

اسلام کے بنیاد پانچ ارکان پر ہے

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے ایک اس حقیقت کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی الہ (عبادت و بندگی کے لائق نہیں) اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ دوسرا نماز قائم کرنا، تیسرا زکوۃ ادا کرنا چوتھا رمضان کے روزے رکھنا، پانچواں حج کرنا۔

(بخاری: 8 باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم: «بني الإسلام على خمس)

کون سا رکن کب فرض ہوا

1) نماز نبوت کے پانچویں سال فرض ہوئی۔

(درس ترمذی ص:392 ابواب الصلوۃ عن رسول اللہ ﷺ)

2) زکوۃ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں فرض ہوئی۔

(درس ترمذی:395 ابواب الزکوۃ عن رسول اللہ ﷺ)

3) رمضان کے روزے ۲ ہجری میں فرض ہوئے۔

(البدایہ والنہایۃ ج3، ص254)

4) حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔ (عمدۃ القاری ج9، ص122)

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے پر

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَاۤئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکامات قبول کیے میں اس کا زبان سے اقرار کرتا ہوں اور دل سے تصدیق کرتا ہوں۔

شش کلمے

اول کلمہ طیب

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور اس کی رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: اللہ (ہر عیب سے) پاک ہے سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑی شان والا عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہی زندہ رکھتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا عظمت اور بزرگی والا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْعَلَانِیَۃً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں جو میرا رب ہے ان تمام گناہوں سے جو میں نے جان بوجھ کر کیے یا بھول کر کیے چھپ کر کیے یا کھلم کھلا کیے اور میں اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں ان گناہوں سے جو میرے علم میں ہیں اور ان گناہوں سے جو میرے علم میں نہیں ہیں بے شک غیب کی باتیں تجھے ہی خوب معلوم ہیں اور تو ہی عیبوں کا سب سے بڑا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بہت بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بڑی شان والا عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رد کفر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْاءً وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُھْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: اے اللہ میں اس چیز سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ کسی چیز کو تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اس سے جس کا مجھے علم نہیں میں توبہ کرتا ہوں اور اظہار بیزاری کرتا ہوں کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے

اور تہمت لگانے اور ہر قسم کے گناہوں سے اور میں ایمان لایا اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

نماز کے اہتمام پر انعام اور سستی پر عذاب

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام و اعزاز فرماتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے دوسرے یہ اس سے عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ قیامت کو اس کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے (جن کا حال سورۃ الحاقہ میں مفصل مذکور ہے کہ جن لوگوں کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ نہایت خوش و خرم ہر شخص کو دکھاتے پھریں گے) اور چھوتھے یہ کہ پل صراط پر سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے پانچویں بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طریقے سے عذاب ہوتا ہے پانچ طرح دنیا میں اور تین طرح موت کے وقت تین طرح قبر میں تین طرح قبر میں سے نکلنے کے بعد۔ دنیا کے پانچ تو یہ ہیں اول یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی دوسرے یہ کہ صلحاء کا نور اس کے چہرہ سے ہٹادیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے چوتھے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پانچویں یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا۔ اور موت کے وقت کے تین عذاب یہ ہیں اول ذلت سے مرتا ہے دوسرے بھوکا مرتا ہے تیسرے پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔ اگر سمندر بھی پی لے تو پیاس نہیں بجھتی قبر کے تین عذاب یہ ہیں اول اس پر قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ دوسرے قبر میں آگ جلادی جاتی ہے۔ تیسرے قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لانبے کہ ایک دن پورا چل کر اس کے ختم تک پہنچا جائے اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب کے نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں اور پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی

وجہ سے غروب تک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مردہ ستر (70) ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا اور قبر سے نکلنے کے بعد کے تین عذاب یہ ہیں ایک حساب سختی سے کیا جائے گا دوسرے حق تعالیٰ شانہ کا اس پر غصہ ہو گا تیسرے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہ کل میزان چودہ ہوئی پندرھواں ممکن ہے کہ بھول سے رہ گیا ہو اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس کے چہرہ پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوتی ہیں پہلی سطر: اواللہ کے حق کو ضائع کرنے والے دوسری سطر اواللہ کے غصے کے ساتھ مخصوص تیسری سطر جیسا تو نے دنیا میں للہ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، باب الکبیرۃ السابعۃ والسبعون: ۱/ ۳۵۲)

نماز کا بیان

تکبیر تحریمہ:

اَللّٰہُ أَکْبَرُ (ترمذی:3)

اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثنا:

سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(ترمذی:243)

اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں، اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں، اور تیرا نام بہت برکت والا ہے، اور تیری شان اونچی ہے، اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

تعوّذ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اس کے بعد سورۃ فاتحہ (واجب ہے) اور سورۂ اخلاص یا اور کوئی سورت (واجب ہے)۔

سورۃ فاتحہ:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (1) اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (2) مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ (3) اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ (4) اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (6) صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ (7)

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو پروردگار ہے جہانوں کا بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے مالک ہے جزاء کے دن کا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں دکھلا ہم کو سیدھا راستہ راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا نہ کہ ان کا جن پر غضب ہو تیرا اور نہ ہی گمراہوں کا

سورۃ الاخلاص

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَمۡ یَلِدۡ o وَلَمۡ یُوۡلَدۡ o وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

ترجمہ: کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور نہیں ہے اس کا کوئی ہمسر۔

تکبیر رکوع:

اَللّٰہُ أَکۡبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے۔

تسبیح رکوع:

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ۔ (کم از کم تین بار پڑھی جائے) سنت ہے۔

(مسلم:772)

پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے رب کی جو بزرگی والا ہے۔

تسمیع: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ۔ (مسلم772)

سنی اللہ نے بات اس کی جس نے تعریف کی۔

تحمید: رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ۔ (بخاری:789)

اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لیے سب تعریفیں ہیں۔

تکبیرِ سجدہ: اَللّٰہُ أَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے۔

تسبیحِ سجدہ:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی۔ (مسلم:772)

پاک ہے میرا ربّ اونچی شان والا۔ کم از کم تین مرتبہ سنت ہے۔

تشہد یعنی التحیّات:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(بخاری:831)

سب زبانی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ سلام تم پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر نازل ہوں سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (بخاری:3370)

اے اللہ! محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر رحمت نازل کی۔ بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسی کہ برکت نازل کی تو نے ابراہیمؑ پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو خوبیوں والا بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْماً كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ (بخاری:834)

اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں ہے، پس اپنی خاص بخشش سے مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔

سلام

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی۔

(ابو داؤد:996)

نماز کے بعد تین مرتبہ

استغفر اللہ پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے، تو برکت والا ہے اے بزرگی اور بڑائی والے۔ (ترمذی:300)

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ۔ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ (شرح معانی الاٰثار:1438)

اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ ہی پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے۔ ہم علیحدگی اور بیزاری اختیار کرتے ہیں، اس سے جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! تجھ ہی کو ہم پُوجتے ہیں اور تیرے ہی لیے ہم نمازیں پڑھتے ہیں اور سجدہ

کرتے ہیں اور تیری طرف دوڑتے ہیں اور خدمت میں حاضر ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، یقینا تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

آیت الکرسی

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُہُمَا وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (البقرۃ:255)

ترجمہ: اللہ وہ (ذات پاک) ہے جس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ وہ (ہمیشہ) زندہ رہنے (اور زندگی بخشنے) والا ہے۔ (زمین و آسمان اور تمام کائنات کو) قائم رکھنے (اور ان کا نظام چلانے) والا ہے۔ نہ اُس کو اونگھ آسکتی ہے، نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی بارگاہ میں اس کی اجازت کے بغیر (کسی کی) شفاعت کر سکے؟ وہ تو جو کچھ لوگوں کے سامنے (ہو رہا) ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے (مرنے کے بعد) ہونے والا ہے، سب جانتا ہے اور لوگ اُس کے علم (اور معلومات) میں سے کسی چیز پر بھی دسترس [قدرت] نہیں رکھتے، مگر جتنا وہ خود چاہے (اُس سے آگاہ کر دے)۔ اُس کی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین سب پر پھیلی ہوئی ہے اور آسمان و زمین کی حفاظت اس پر ذرا بھی گراں [بھاری] نہیں ہے اور وہ (سب سے) بلند (و برتر اور) عظمت والا ہے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ کی شرطیں:

1۔ میّت کا مسلمان ہونا۔

2۔ میّت کا پاک ہونا۔

3۔ کفن پاک ہونا۔

4۔ میّت کا ستر ڈھکا ہوا ہونا۔

5۔ میّت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا۔

نماز جنازہ میں چار تکبیرات واجب ہیں اور درمیان میں دعاؤں کا پڑھنا سنت ہے۔

نیت

قبلہ رو ہو کر دل میں یہ نیت کرے کہ چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ تعالی کے درود واسطے نبی کریم ﷺ کے دعا واسطے اس میت کے ۔ اگر ان ہی الفاظ کو زبان سے بھی کہہ لے تو کوئی حرج نہیں۔

پھر اَللّٰہُ أَکۡبَرُ کہہ کر

پہلی تکبیر کے بعد ثناء

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ وَتَبَارَكَ اسۡمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيۡرُكَ پھر اَللّٰہُ أَکۡبَرُ کہہ کر یہ پڑھو ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ وَسَلَّمۡتَ وَبَارَكۡتَ وَرَحِمۡتَ وَتَرَحَّمۡتَ عَلٰٓى إِبۡرَاهِيۡمَ وَعَلٰٓى اٰلِ إِبۡرَاهِيۡمَ إِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ تیسری بار اَللّٰہُ أَکۡبَرُ کہو ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں،

بالغ مرد و عورت کی میت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيۡرِنَا وَكَبِيۡرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنۡثَانَا. اَللّٰهُمَّ مَنۡ أَحۡيَيۡتَهٗ مِنَّا فَأَحۡيِهٖ عَلَى الۡإِسۡلَامِ وَمَنۡ تَوَفَّيۡتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الۡإِيۡمَانِ۔ (ترمذی:1024)

نابالغ لڑکے کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔ (ہدایۃ ج1 ص146، فصل فی الصلاۃ علی المیت)

اگر نابالغ لڑکی کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔ (ہدایۃ ج1 ص146، فصل فی الصلاۃ علی المیت)

چوتھی بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دو۔

دعائیں

1۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ (مسلم:1652)

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

2۔ مسجد سے نکلتے وقت:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (مسلم:1652)

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

3۔ گھر میں داخل ہونے کے وقت:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (ابوداؤد:5096)

"اے اللہ میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا باہر جانا مانگتا ہوں ہم اللہ کا نام لیکر داخل ہوئے اور اللہ کا نام لے کر نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے"

4۔ گھر سے نکلنے کے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(ترمذی:3426)

5۔ کھانا شروع کرتے وقت:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ۔ (مستدرک حاکم:7084)

"میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ تعالی کی برکت پر کھانا شروع کیا"

6۔ کھانے کے شروع میں اگر دعا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے یاد آنے پر

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (مستدرک حاکم:7089)

ترجمہ: میں نے اس کے اول و آخر میں اس کا نام لیا۔

7۔ کھانے سے فارغ ہو کر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔(ترمذی:3457)

"سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا"

8۔دعوت کھا کر:

اَللّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ (مسلم:5362)

"اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا"

9۔بیت الخلاء میں جانے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث۔ (بخاری:6322)

ترجمہ:اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہو یا عورت

10۔بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

غُفرَانَكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَذهَبَ عَنِّی الاَذٰی وَعَافَانِی۔

(ابن ماجہ:301)

"اے اللہ تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے مجھ سے ایذاء دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا"

11۔سونے کے وقت:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْیٰی. (بخاری:6314)

اے اللہ تیرا نام لے کر میں مرتا اور جیتا ہوں۔

12۔جاگنے کے وقت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

(بخاری:6314)

ترجمہ:سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مارنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

13۔تمام مخلوق کے شر سے حفاظت (تین بار)

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم: 2708)

ترجمہ:۔میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کی ہر اس مخلوق کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا

14۔دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیهِ وَزِدْنَا مِنهُ۔ (ترمذی:3455)

ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ دے

15۔ سواری کی دعا

سُبۡحٰنَ ٱلَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُۥ مُقۡرِنِينَ وَإِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ۔ (الزخرف:13،14)

"اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے"

16: صبح وشام کی دعا: تین بار پڑھیں

بِسۡمِ اللهِ الَّذِيۡ لَا يَضُرُّ مَعَ اسۡمِهٖ شَيۡءٌ فِي الۡاَرۡضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ۔ (ترمذی:2388)

اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی، زمین میں اور آسمان میں، اور وہ (سب کچھ) سننے اور جاننے والا ہے۔

17: جب صبح ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصۡبَحۡنَا وَبِكَ اَمۡسَيۡنَا وَبِكَ نَحۡيٰى وَبِكَ نَمُوۡتُ وَاِلَيۡكَ النُّشُوۡرُ۔ (ترمذی 2391)

اے اللہ! ہم نے تیری ہی مدد سے صبح کی اور تیری ہی مدد سے شام کی، تیری ہی مرضی سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی مرضی سے ہم مرینگے، اور تیرے ہی پاس (قیامت کے دن) اٹھ کر جانا ہے۔

18۔ شام کو یہ دعا پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَمۡسَيۡنَا وَبِكَ أَصۡبَحۡنَا وَبِكَ نَحۡيَا وَبِكَ نَمُوۡتُ وَإِلَيۡكَ النُّشُوۡرُ (ترمذی:2391)

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام ہی سے ہم نے شام کی اور تیرے ہی نام سے ہم نے صبح کی، تیرے ہی نام سے ہم جیتے ہیں اور تیرے ہی نام سے ہم مرتے ہیں اور تیری ہی جانب ہمیں لوٹ کر آنا ہے۔

19۔ مریض کی عیادت کی دعا:

لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ (بخاری:3616)

ترجمہ: کچھ ڈر نہیں ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔

20۔ آئینہ دیکھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي۔

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی:1631)

"اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی میرے اخلاق بھی اچھے کر دے"

21۔ کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھے تو یوں دعا کرے:

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ۔ (بخاری3683)

اللہ تجھے ہمیشہ ہنستا ہوا (اور خوش و خرم) رکھے۔

22۔ روزہ افطار کرنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد:2358)

ترجمہ: یا اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا اور آپ کے رزق پر افطار کیا

23۔ جب سورج نکلے تو یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا۔

(مسلم:1911)

اس اللہ کا شکر ہے جس نے یہ دن ہمیں دوبارہ عطا فرما دیا، اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا

24۔ کپڑے بدلتے وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

(ابوداؤد:4023)

ترجمہ: تعریف اللہ کی ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔

25۔ جس کسی مصیبت زدہ کو دیکھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا

(ترمذی: 3431)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے عافیت دی مجھے اس (تکلیف) سے جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی بہت سے مخلوق میں سے مجھے فضیلت بخشی۔

26: چھینک کے آنے پر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ (ترمذی: 2741)

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا یا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

27: بازار میں داخل ہوتے وقت یا بازار کی طرف جاتے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

(مستدرک حاکم: 1977)

اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اس بازار کی خیر وبرکت کا اور جو اس بازار میں ہے، اس کی خیر وبرکت کا سوال کرتا ہوں، اور تیری پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے اور جو اس میں ہے، اس کے شر سے اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا کوئی خسارہ (اور نقصان) کا معاملہ کروں۔

28۔ وضو کے درمیان کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (عمل الیوم واللیلۃ للنسائی 1/172)

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما دیجئے، میرے گھر میں وسعت عطا فرمایئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمایئے۔

29: وضو کے بعد کی دعا:

وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر یہ کلمات کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

(ترمذی:55)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل کر لیجئے۔

30: اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

ترجمہ: اے اللہ! جو اس مکمل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کا مالک ہے، حضرت محمد (ﷺ) کو مقام وسیلہ عطا فرما اور فضیلت عطا فرما، اور اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔

(بخاری:614، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ کا اضافہ بیہقی نے کیا ہے)

فرض:

جو حکم دلیلِ قطعی سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو۔ فرض کے چھوٹنے سے نماز نہیں ہوتی۔

واجب:

جو ایسی دلیل سے ثابت ہو جس کا ثبوت تو قطعی ہو لیکن اس کی مراد قطعی نہ ہو۔ ترک واجب سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

سنت

جس پر آپ ﷺ نے ہمیشگی اختیار کی ہو مگر کبھی چھوڑا بھی ہو۔
سنت کا حکم یہ ہے کہ اس کے ادا کرنے سے ثواب اور اس کے چھوڑنے سے گناہ ہو گا مگر نماز ہو جائے گی سجدہ سہو لازم نہیں آئے گا بہر حال عمل کا ثواب کم ہو جائے گا۔

مستحب

جس عمل کو آپ ﷺ نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو اور بزرگان دین نے اس کو اختیار کر لیا ہو۔
مستحب کے کرنے سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے ترک سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

مباح

جس کے کرنے اور چھوڑنے میں کچھ ثواب و عذاب نہ ہو۔

حرام

جس کی ممانعت دلیل قطعی کے ساتھ ثابت ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ ترک کرنے میں ثواب ہے اور اس کے کرنے میں عذاب ہے اور اس کو حلال جاننا کفر ہے۔

مکروہ

جس کی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو مکروہ کی دو قسمیں ہیں۔

(1) مکروہ تحریمی (2) مکروہ تنزیہی

مکروہ تحریمی

جو حرام کے قریب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو ترک کرنے میں ثواب اور کرنے میں عذاب ہے۔

مکروہ تنزیہی

جس کے کرنے سے اس کا چھوڑنا بہتر ہو۔

مفسد

جو کسی جائز عمل کو توڑنے والا ہو اس کا حکم یہ ہے کہ جان بوجھ کر کرنے سے عذاب اور بھول کر کرنے سے عذاب نہیں ہو گا۔

وضو کا بیان

فرائض وضو

وضو میں فرض چار ہیں۔

(1) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا

(2) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا

(3) چوتھائی سر کا مسح کرنا

(4) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا

سنن وضو

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں

(1) نیت کرنا۔

(2) بسم اللہ پڑھنا۔

(3) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

(4) مسواک کرنا۔

(5) تین بار کلی کرنا۔

(6) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔

(7) داڑھی کا خلال کرنا۔

(8)ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

(9)ہر عضو کو تین بار دھونا۔

(10)ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔

(11)دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

(12)ترتیب سے وضو کرنا۔

(13)پے درپے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

مستحبات وضو

وضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں

(1)دائیں طرف سے شروع کرنا بعض علماء نے اس کو سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے۔

(2)گردن کا مسح کرنا۔

(3)وضو کے تمام کام خود کرنا کسی دوسرے سے مدد نہ لینا۔

(4)قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا۔

(5)پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھنا۔

مکروہات وضو

وضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں

(1)ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔

(2)سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(3)وضو کے دوران دنیا کی باتیں کرنا۔

(4)سنت کے خلاف وضو کرنا۔

نواقض وضو

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہیں نواقضِ وضو کہتے ہیں

(1)پائخانہ یا پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

(2)ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

(3)بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہ جانا۔

(4) منہ بھر کے قے کرنا۔

(5) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

(6) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہونا۔

(7) مجنوں یعنی دیوانہ ہو جانا۔

(8) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کا بیان

فرائض غسل

غسل میں تین فرض ہیں۔

(1) کلّی کرنا۔

(2) ناک میں پانی ڈالنا۔

(3) تمام بدن پر پانی بہانا

غسل کی سنتیں

غسل میں پانچ سنتیں ہیں

(1) دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا

(2) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا

(3) ناپاکی دور کرنے کی نیّت کرنا

(4) پہلے وضو کر لینا

(5) تمام بدن پر پانی تین مرتبہ بہانا

تیمم کا بیان

تیمم کے فرائض

تین فرض ہیں۔

(1) اوّل نیت کرنا۔

(2) دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔

(3) تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا

نماز کے ارکان کا بیان

ارکانِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں۔ ارکان رُکن کی جمع ہے۔ رُکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں

فرائض نماز

نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔

(1) تکبیر تحریمہ کہنا۔

(2) قیام یعنی کھڑا ہونا۔

(3) قراءت یعنی قرآن مجید پڑھنا۔

(4) رکوع کرنا۔

(5) دونوں سجدے کرنا۔

(6) قعدہ اخیرہ یعنی نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

نماز کی شرائط کا بیان

نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی ان کو شرائط نماز اور فرض کہتے ہیں۔

(1) بدن کا پاک ہونا۔

(2) کپڑوں کا پاک ہونا۔

(3) جگہ کا پاک ہونا۔

(4) ستر کا چھپانا۔

(5) نماز کا وقت ہونا۔

(6) چہرے کا رخ قبلہ کی طرف ہونا۔

(7) نیت کرنا۔

واجباتِ نماز کا بیان

واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی

ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدہ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

واجباتِ نماز چودہ ہیں

(1) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کیلئے مقرر کرنا۔

(2) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا۔

(3) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

(4) سورۃ الفاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

(5) قراءت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم کرنا۔

(6) قومہ کرنا۔ یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

(7) جلسہ کرنا۔ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھ جانا۔

(8) تعدیل ارکان یعنی رکوع وسجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

(9) قعدہ اولی یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔

(10) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔

(11) امام کا نماز فجر مغرب عشاء جمعہ عیدین تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قراءت کرنا ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ آواز سے پڑھنا۔

(12) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

(13) نماز وتر میں قنوت کیلئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔

(14) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنتوں کا بیان

جو چیزیں نماز میں رسولِ کریم ﷺ سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی انہیں سنت کہتے ہیں۔ ان چیزوں

میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نہ گناہ ہوتا ہے اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔

نماز میں اکیس (21) سنتیں ہیں۔

1. تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ مردوں کو کانوں تک اور عورتوں کو کندھوں تک اٹھانا۔
2. دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر کشادہ اور قبلہ رخ رکھنا۔
3. تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔
4. امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا۔
5. سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر مردوں کو ناف کے نیچے باندھنا اور عورتوں کو سینہ پر باندھنا۔
6. ثناء پڑھنا۔
7. تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا۔
8. تسمیہ یعنی بسم اللہ پڑھنا۔
9. فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا۔
10. آمین کہنا۔
11. ثناء اور تعوذ اور بسم اللہ اور آمین سب آہستہ پڑھنا۔
12. سنت کے موافق قراءت کرنا یعنی جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا۔
13. رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔
14. رکوع میں مردوں کیلئے سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑلینا اور عورتوں کیلئے اتنا جھکنا کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔

15. قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہ اور مقتدیوں کو رَبَّنَا لَکَ الحَمد کہنا اور منفرد کو تسمیع اور تحمید دونوں کہنا۔
16. سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔
17. جلسہ اور قعدہ میں مردوں کیلئے بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔
18. تشہد میں اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ پر شہادت والی انگلی سے اشارہ کرنا۔
19. قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا۔
20. درود کے بعد دعا پڑھنا۔
21. پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مستحبات کا بیان

نماز میں پانچ (5) چیزیں مستحب ہیں

(1) تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو آستینوں سے ہتھیلیاں نکال لینا اور عورتوں کو اپنے دوپٹے کے اندر سے ہاتھ کندھوں تک اٹھانا۔

(2) رکوع اور سجدہ میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح پڑھنا۔

(3) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔

(4) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔

(5) جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپالینا۔

مکروہات نماز کا بیان

نماز میں 29 مکروہات ہیں

1. سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا مثلاً چادر سر پر ڈال کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دینا۔ اچکن یا چوغہ بغیر اس کے آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال دینا۔
2. کپڑوں کو مٹی سے بچانے کیلئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔
3. اپنے بدن یا کپڑے سے کھیلنا۔
4. معمولی کپڑوں میں نماز پڑھنا جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا۔
5. منہ میں روپیہ یا پیسہ یا کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قراءت کرنے سے مجبوری نہ رہے اور اگر قراءت سے مجبوری ہو جائے تو نماز نہ ہو گی۔
6. سُستی اور بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔
7. پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔
8. بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹا باندھنا۔
9. کنکریوں کو ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔
10. انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔
11. کمر یا کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔
12. قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر اُدھر دیکھنا۔
13. کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا۔
14. سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا دینا مرد کیلئے مکروہ ہے۔
15. کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو۔
16. ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔
17. بلا عذر چار زانوں یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

18. قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔
19. آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کیلئے بند کرے تو مکروہ نہیں۔
20. امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔
21. اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔
22. ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔
23. کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔
24. ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں یا بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔
25. آیتیں، سورتیں یا تسبیحات انگلیوں پر شمار کرنا۔
26. چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔
27. نماز میں انگڑائی لینا یعنی سُستی اتارنا۔
28. عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا۔
29. سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

مفسدات نماز کا بیان

مفسداتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اُسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

مفسدات نماز 18 ہیں۔

1. نماز میں کلام کرنا۔ قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔
2. سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا السلام علیکم یا اس جیسا کوئی لفظ کہہ دینا۔

3. سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔
4. کسی بری خبر پر اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیہِ رٰجِعُونَ پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہنا اور کسی عجیب خبر پر سُبحَانَ اللّٰہِ کہنا۔
5. درد یا رنج کیوجہ سے آہ یا اوہ یا اف کہنا۔
6. اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قراءت بتانا۔
7. قرآن شریف دیکھ پر پڑھنا۔
8. قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔
9. عمل کثیر یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا۔
10. کھانا پینا قصداً ہو یا بھولے سے۔
11. دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔
12. قبلہ کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔
13. ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔
14. ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔
15. دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جائے مثلا یا اللہ آج سو روپے دیدے۔
16. درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائے۔
17. بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر آواز سے ہنسنا۔
18. امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

نقشہ نماز

نام نماز	کل رکعات	رکعات سنت قبل فرض	تعداد رکعات فرض	سنت بعد فرض	نفل	واجب	نفل
فجر	4	2مؤکدہ	2				
ظہر	12	4مؤکدہ	4	2مؤکدہ	2		
عصر	8	4غیر مؤکدہ	4				
مغرب	7		3	2مؤکدہ	2		
عشاء	17	4غیر مؤکدہ	4	2مؤکدہ	2	3وتر	2

فرشتے

چار مقرب ومشہور فرشتے

(1)حضرت جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ کا پیغام اور کتابیں انبیاء تک پہنچاتے تھے۔

(2)حضرت عزرائیلؑ روح قبض کرتے ہیں۔

(3)حضرت میکائیلؑ لوگوں تک بارش اور روزی وغیرہ پہنچاتے ہیں۔

(4)حضرت اسرافیلؑ قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

کتابیں

چار مشہور آسمانی کتابیں

(1)تورات: یہ حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

(2)زبور: یہ حضرت داوٗدؑ پر نازل ہوئی۔

(3)انجیل: یہ حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔

(4) قرآن مجید: یہ آپ ﷺ پر نازل ہوا۔

کون سی کتاب کب نازل ہوئی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراھیمؑ کے صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ میں اور تورات رمضان کی چھٹی تاریخ میں ،انجیل تیرویں میں ،زبور اٹھارویں میں اور قرآن مجید چوبیس تاریخ گذرنے کے بعد(یعنی اس کے بعد کسی رات میں)نازل ہوا۔ (طبرانی)

چار مشہور امام رحمہم اللہ

نمبر شمار	نام	تاریخ ولادت	مقام ولادت	مقام و تاریخ وفات
1)	امام ابو حنیفہؒ	۸۰ھ	کوفہ	بغداد ۱۵۰ھ
2)	امام مالکؒ	۹۳ھ	مدینہ منورہ	مدینہ منورہ ۱۷۹ھ
3)	امام شافعیؒ	۱۵۰ھ	غزہ	قاہرہ مصر ۲۰۴ھ
4)	امام احمد بن حنبلؒ	۱۶۴ھ	بغداد	بغداد ۲۴۱ھ

صحاح ستہ (حدیث کی چھ مشہور کتابیں)

	کتاب کا نام	مصنف	تاریخ ولادت	تاریخ وفات
1	صحیح بخاری	محمد بن اسماعیل البخاری	۱۳ شوال ۱۹۴ھ	۲۵۶ھ
2	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج نیشاپوری	۲۰۶ھ	۲۵ رجب ۲۶۱ھ
3	سنن ترمذی	محمد بن عیسی	۲۰۹ھ	۲۷۹ھ
4	سنن ابن ماجہ	محمد بن یزید	۲۰۹ھ	۲۲ رمضان ۲۷۳ھ

5	سنن ابی داؤد	سلیمان بن اشعث سجستانی	۲۰۲ھ	۲۷۵ھ
6	سنن نسائی	احمد بن شعیب	۲۱۵ھ	۱۳صفر۳۰۳ھ

ہفتہ کے دنوں کے نام

یوم السبت	ہفتہ	یوم الاحد	اتوار
یوم الاثنین	پیر	یوم الثلثاء	منگل
یوم الاربعاء	بدھ	یوم الخمیس	جمعرات
یوم الجمعة	جمعہ		

قمری سال کے بارہ مہینے

1: محرم	2: صفر	3: ربیع الاول	4: ربیع الثانی
5: جمادی الاولیٰ	6: جمادی الثانیہ	7: رجب	8: شعبان
9: رمضان	10: شوال	11: ذو القعدہ	12: ذوا لحجہ

اسلامی مہینوں کے اعمال

ماہ محرم:

1۔ جس نے ماہ محرم کے کسی بھی دن کا روزہ رکھا تو اس کو ہر دن کے روزے کا ثواب تیس دنوں کے روزوں کے برابر حاصل ہو گا۔(ترغیب وترھیب ج۲ ص ۷۰، مجمع الزوائد ج۳، باب صیام یوم عرفة)

2۔ یوم عاشوراء(یعنی دس محرم)کا روزہ ایک سال گزشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی ج۴)

3۔ تم عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور اس سلسلہ میں یہودیوں کی مخالفت بھی کرو (اور وہ اس طرح) کہ تم ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا بھی روزہ اس کے ساتھ رکھ لو۔ (الجامع الصغیر ج ۴)

رجب:

1۔ جب نبی کریم ﷺ رجب کے مہینے کا چاند دیکھتے تو یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ

(مشکوٰۃ ص ۱۲۱ باب الجمعۃ فصل ثالث)

"اے اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرمایئے اور ہمیں رمضان کے مہینے تک پہنچا دیجیے۔"

2۔ کہ آپ نے فرمایا پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں کی جاتی، جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات، اور عیدین کی دونوں راتیں ہیں۔

(بیہقی فی شعب الایمان ج ۲ ص ۱۳)

شعبان:

1۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو (رمضان کے علاوہ) کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(ترمذی: 737 باب ماجاء في وصال شعبان برمضان)

2۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس شب میں (۱۵ شعبان) یہ ہوتا ہے کہ اس سال جتنے بھی پیدا ہونے والے ہیں وہ سب لکھ دئے جاتے ہیں اور جتنے بھی مرنے والے ہیں وہ سب بھی اس رات میں لکھ دئے جاتے ہیں اور اس رات میں سب بندوں کے اعمال (سارے سال کے) اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی مقررہ روزی اترتی ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۵)

رمضان: رمضان میں کرنے والے اعمال

1۔ روزہ 2۔ تراویح 3۔ اعتکاف 4۔ شب قدر

1۔ جو شخص جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزے کو افطار کر دے تو پھر رمضان کے علاوہ چاہے تمام عمر کے روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔ (ترمذی: 723 باب ماجاء في الإفطار متعمدا)

2۔ جس شخص نے رمضان کا روزہ رکھا اور رمضان میں قیام کیا(تراویح پڑھی) ایمان کی حالت میں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح سے نکل جائے گا جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے وقت تھا۔
(کنز العمال:23722)

3۔جو شخص رمضان میں دس روز کا اعتکاف کرے تو اس کا یہ عمل دو حج اور دو عمروں جیسا ہو گا۔ (کنز العمال ج۸ ص ۵۳۰)

4۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بلا شبہہ یہ مہینہ آچکا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس رات سے محروم ہو گیا کُل خیر سے محروم ہو گیا ۔اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہو گا جو پورا پورا محروم ہے۔ (ابن ماجہ عن انس)

5۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں۔ (ترمذی: 792 باب ماجاء في ليلة القدر)

شوال:

1۔ "جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ' پھر اس کے بعد شوال کے چھ اور روزے رکھے تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی طرح ہے"۔
(ترمذی: 759 باب ماجاء في صيام ستة أيام من شوال)

ذوالحجہ: اس مہینے کے اعمال

1۔حج 2۔ذوالحجہ کے روزے 3۔ قربانی 4۔ تکبیرات تشریق

1۔جو شخص حج کرنے کی قدر رکھتا ہو، پھر وہ حج نہ کرے، تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (تفسیر ابن کثیر، سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۹)

2۔ آپ ﷺ نے فرمایا(۹ ذوالحجہ کا روزہ رکھنا) ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (الترغیب والترھیب ج۲ ص ۶۷)

3۔ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالی کے نزدیک قبولیت حاصل کر لیتا ہے لہذا تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔ (ترمذی: 1493 باب ماجاء في فضل الأضحية)

4۔ الله أكبر الله أكبر، لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد 9 ذوالحجہ کی فجر سے 13 ذوالحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ: ٹوٹل 23 نمازوں میں یہ تکبیر پڑھی جاتی ہے۔

کھانے پینے کے آداب

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کی برکت ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا)

(ترمذی: 1846 باب ماجاء في الوضوء قبل الطعام وبعده)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ (ترمذی: 1858 باب ماجاء في التسمية على الطعام)

(3) داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ (ترمذی:1857 باب ماجاء في التسمية على الطعام)

(4) اپنی طرف سے کھاؤ۔ (ترمذی:1857 باب ماجاء في التسمية على الطعام)

(5) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھاؤ نہ پیو۔ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے۔

(مسلم: 2020 باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما)

(6) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو جو لگ جائے اس کو ہٹا کر لقمہ کھالو اور شیطان کے لئے مت چھوڑو۔

(ترمذی: 1802 باب ماجاء في اللقمة تسقط)

(7) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جس برتن میں کھانا کھائے پھر اسے صاف کرے تو اس کے لیے برتن استغفار کرتا ہے.

(ترمذی: 1804 باب ماجاء في اللقمة تسقط)

(8) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ دھونے سے پہلے اپنی انگلیاں چاٹ لو تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

(مسلم: 2035 باب استحباب لعق الأصابع والقصعة)

(9) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برتن کے درمیان سے نہ کھاؤ بلکہ کناروں سے کھاؤ کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔

(ترمذی: 1805 باب ماجاء في كراهية الأكل من وسط الطعام)

(10) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا آپس میں ساتھ مل کر کھایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ کیونکہ اس میں برکت ہو گی۔

(ابو داؤد: 3764 باب في الاجتماع على الطعام)

(11) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اونٹ کی طرح ایک سانس میں مت پیو بلکہ دو یا تین سانس میں پیو اور جب پینے لگو تو بسم اللہ کہو اور جب پی لو تو منہ سے برتن ہٹاؤ، تو الحمد للہ کہو۔ (ترمذی:1884)

(12) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھائے تو (بدبو جانے تک) مسجد سے علیحدہ رہے یا فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

(ابو داؤد: 3827 باب في أكل الثوم)

(13) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد، رقم:7923)

(14) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا مشکیزے میں منہ لگا کر مت پیو۔

(بخاری:5627)

(15) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا برتن میں سانس مت لو نہ پھونک مارو۔

(ترمذی:1887)

(16) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کھڑے ہو کر مت پیو۔ (ترمذی:1879)

(17) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا

(بخاری: 3563 باب صفة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

(18) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٹیک لگا کر نہیں کھاتے تھے۔

(ابو داؤد: 3770 باب ما جاء في الأكل متكئا)

(19) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ کھانا ٹھنڈا ہونے دو اس میں برکت زائد ہوتی ہے۔ (مجمع الزوائد، رقم:7887)

(20) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ روٹی مت سونگھو کہ جیسا جانور سونگھا کرتے ہیں۔ (کنز العمال)

(21) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کھانا کھانے کے بعد منہ کے بل لیٹنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ: 3369)

(22) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کا کھانا ترک نہ کرو خواہ ایک مٹھی کھجوریں سہی کہ رات کا کھانا چھوڑنا بڑھاپا لاتا ہے۔

(ترمذی: 1856 باب ماجاء في فضل العشاء)

(23) رسول اللہ ﷺ نے میز پر اور چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا نہیں کھایا رسول اللہ ﷺ اور آپ علیہ السلام کے صحابہ دستر خوان پر کھاتے تھے۔ (ترمذی: 1788 باب ماجاء علام کان یأکل رسول اللہ ﷺ)

(24) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کے بعد خلال کرو اور کلی کرو یہ بات دانت اور داڑھ کے لیے مفید ہے۔ (مجمع الزوائد، رقم:7951)

(25) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مل کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ۔

(ابو داؤد: 3764 باب في الاجتماع علی الطعام)

(26) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیلولہ کرو شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔

(کنز العمال: 21477)

قیلولہ کا مفہوم

دوپہر کو کھانے سے فراغت پر لیٹنا اور آرام کرنا ہے خواہ نیند آئے یا نہ آئے۔ (الفقہ الإسلامي وأدلتہ ۱/۴۰۴)

سونے کے آداب

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم بستر پر جاؤ تو نماز کی طرح وضو کرو۔ پھر دائیں کروٹ لیٹو۔

(سنن أبي داود، کتاب الأدب / باب مایقول عند النوم:۵۰۴۷)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کی حالت میں رات گزارے پھر اسی رات انتقال کر جائے تو وہ شہید ہو گا۔ (عمل الیوم واللیلۃ / باب فضل من بات طاہرًا رقم:۷۳۳)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس طرح چت نہ لیٹو کہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہو۔ (مسلم)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اوندھا ہو کر لیٹنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

(سنن الترمذي / باب ماجاء في کراہیۃ الاضطجاع علی البطن ۲/۱۰۵)

(5) رسول اللہ ﷺ نے گھر میں اکیلے سونے سے منع فرمایا ہے۔
(کنز العمال: ۴۱۳۵۸)

(6) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کے بعد (متصلاً) مت سوؤ کہ دل سخت ہو جائے۔ (طبرانی)

(7) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بستر پر جاؤ تو اس کو جھاڑ لو۔
(بخاری: 6320 باب التعوذ والقراءۃ عند المنام)

(8) رسول ﷺ جس وقت آرام فرماتے اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔ (عمل الیوم واللیلۃ ۷۵۰)

(9) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح تک سونا رزق کو روک دیتا ہے۔
(زاد المعاد لابن القیم ۴/۲۴۱-۲۴۲)

(10) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل میں فتور ہو جائے تو اپنے سوا کسی پر ملامت نہ کرے۔
(کنز العمال، کتاب المعیشۃ والعادات / محظورات النوم ۱۵/۱۵۳ رقم: ۴۱۳۵۵)

(11) رسول اللہ ﷺ عشاء سے قبل (مغرب کے بعد) سونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ / باب ما یکرہ من السمر بعد العشاء ۱/۸۴ ف: ۵۹۹)

(12) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں غافلین سے شمار نہیں ہوگا۔ (فضائل اعمال)

سوتے وقت نبی کریم ﷺ کے قرآنی معمولات

(1) رسول اللہ ﷺ ہر رات سورۃ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھتے تھے۔ (شمائل کبریٰ)

(2) رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک سورہ الٓمٓ سجدہ اور سورہ الملک نہ پڑھ لیتے تھے۔
(ترمذی: 2892 باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک)

(3) رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لاتے تو سورہ الکافرون پڑھتے۔
(شمائل کبریٰ: 2288)

(4) رسول اللہ ﷺ ہر رات جب بستر پر تشریف لاتے تو دونوں ہتیلیوں کو ملاتے اور سورہ قل ھواللہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے اور پڑھ کر دم کرتے پھر جہاں تک ہاتھ جاتا وہاں تک پھیر لیتے پہلے سر اور چہرہ سے شروع فرماتے پھر جسم کا اگلا حصہ تین مرتبہ اسی طرح کرتے۔

(شعب الایمان: 2335)

(5) رسول اللہ ﷺ سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل جب تک نہ پڑھ لیتے سوتے نہیں تھے۔ (شمائل کبریٰ: 2242)

سلام کے آداب

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں (جن میں سے ایک یہ ہے) اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کرے۔

(مسلم کتاب السلام:37و38)

(2) رسول اللہ ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا (جن میں سے ایک) سلام کا پھیلانا۔ (بخاری: 6235 باب إفشاء السلام)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرے گا اور گزرنے والا بیٹھنے والے کو اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں کو۔

(بخاری: 6231 باب تسلیم القلیل علی الکثیر)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

(الادب المفرد: 983)

(5) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے۔

(ترمذی: 2699 باب ماجاء في السلام قبل الکلام)

(6) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کرنے میں پہل کرنے والا شخص تکبر سے بری ہوتا ہے۔ (الآداب للبيهقي: 206)

(7) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام نہ کرو (اس حکم میں قیامت تک آنے والے سب کافر داخل ہیں)۔

(الآداب للبيهقي: 218)

(8) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تمہیں سلام کریں تو تم ان کے جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا کرو۔

(بخاری: 6256 باب: کیف یرد علی أھل الذمۃ السلام)

(9) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار مت کرو اس لیے کہ یہود کا سلام انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور نصاریٰ (عیسائیوں) کا سلام ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔ (ترمذی: 2695 باب ماجاء في کراھیۃ إشارۃ الید بالسلام)

(10) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کے گھر میں داخل ہو تو وہاں کے لوگوں کو سلام کرو اور جب وہاں سے جانے لگو تو ان کو سلام کے ساتھ رخصت کرو۔ (بیہقی: 212)

(11) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور اس سے تمہارے اور گھر والوں کے لیے برکت ہو گی۔

(ترمذی: 2698 باب ماجاء في التسلیم إذا دخل بیتہ)

(12) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مصافحہ کریں تو جدا ہونے سے پہلے ضرور ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(ترمذی: 2727 باب ماجاء في المصافحۃ)

مسجد کے آداب

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس بدبودار درخت (لہسن پیاز) سے کچھ کھائے وہ ہماری مسجد نہ آئے کہ ملائکہ بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔

(ابن ماجہ: 1014 باب من أکل الثوم فلا یقربن المسجد)

(2) حضرت یعقوب بن زیدؒ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کھجور کی شاخوں سے مسجد کا غبار صاف فرماتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ)

(3) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب مسجد میں داخل ہو تو دایاں پیر داخل کرو اور جب مسجد سے نکلو تو بائیں پیر کو پہلے نکالو۔ (سنن کبریٰ)

(4) رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں گمشدہ اشیاء کے اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ: 766 باب النهي عن إنشاد الضوال في المسجد)

(5) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوائے ذکر و نماز کے مسجد کو راستہ نہ بناؤ۔
(طبرانی)

(6) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد کو چھوٹے بچوں سے بچاؤ۔
(کنز العمال: 20834)

(7) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب آخری زمانہ میں لوگ پیدا ہوں گے جن کی گفتگو کا اڈہ مسجد ہو گا۔ ایسے لوگوں کی خدا کو کوئی ضرورت نہیں (ترغیب)

(8) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں ہنسنا قبر کی تاریکی کا باعث ہے۔
(کنز العمال: 20826)

(9) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسجد کو گندگی سے صاف کرے اس کے لیے خدا جنت میں گھر بنائے گا۔
(ابن ماجہ: 757 باب تطهير المساجد وتطييبها)

(10) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت نماز پڑھ لے۔ (کنز العمال: 20775)

فائدہ: مسجد میں داخل ہوتے وقت جب کہ وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔ (شمائل کبریٰ)

بیت الخلاء کے آداب

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان اور جنوں کے درمیان پردہ اس میں ہے کہ جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو بسم اللہ پڑھو۔
(ابن ماجہ: 297 باب مايقول الرجل إذا دخل الخلاء)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاخانہ کرتے وقت بائیں رخ پر ٹیک لگائیں اور دائیں پر ذرا کھڑے رہیں۔ (سنن کبریٰ)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بیت الخلاء جائے تو دایاں ہاتھ استعمال نہ کرے۔ (بخاری: 154)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین لعنت کے امور سے بچو (1) پانی کے مقام پر پاخانہ کرنے سے (2) راستہ میں پاخانہ کرنے سے (3) سایہ میں پاخانہ کرنے سے۔

(ابن ماجہ: 328 باب النھي عن الخلاء علی قارعة الطریق)

(5) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے اس سے عموماً وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔

(ابن ماجہ: 304 باب کراھیة البول في المغتسل)

(6) رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے یا قبلہ کی طرف پشت کر کے پاخانہ پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری: 144 و مسلم: 264)

(7) رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(ابن ماجہ: 309 باب: في البول

قاعدا)

(8) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اکثر عذاب قبر پیشاب کی بے احتیاطی سے ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ: 348 باب التشدید في البول)

(9) رسول اللہ ﷺ نے خروج ریح کی آواز پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔

(جامع صغیر)

(10) رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی پاخانہ یا پیشاب کی ضرورت پر نماز پڑھے۔ (ابن ماجہ)

(11) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاخانہ کرتے ہوئے آپس میں باتیں نہ کرو۔

(مسند احمد)

والدین کے حقوق

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

(شعب الایمان: 7447 باب بر الوالدین)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے، چاہو تو اس کی حفاظت کرو، چاہو تو اسے ضائع کر دو"

(ابن ماجہ: 3663 باب بر الوالدین)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں مقبول ہیں (1) والدین کی دعا اولاد کے لیے (2) مسافر کی دعا (3) مظلوم کی دعا۔ (مشکوٰۃ)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا سب سے افضل عمل ہے پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔ (تفسیر قرطبی)

(5) رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اولاد پر ماں باپ کے کیا حقوق ہیں آپ ﷺ نے فرمایا "تیری جنت بھی ہیں اور جہنم بھی"۔
(ابن ماجہ: 3662 باب بر الوالدین)

(6) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جو گناہ چاہے معاف فرما دے گا۔ سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے۔ کیونکہ زندگی میں مرنے سے پہلے ہی ماں باپ کی نافرمانی کی سزا اللہ تعالیٰ دے دیتا ہے۔
(تفسیر مظہری)

(7) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی خوشبو تو ہزاروں سال کی مسافت سے بھی آجاتی ہے لیکن ماں باپ سے قطع تعلق کرنے والا قطع رحمی کرنے والا اور بدکار جنت کی خوشبو سے محروم رہیں گے۔ (مجمع الزوائد)

(8) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اپنے والدین کو برا بھلا کہتے ہیں۔ (الترغیب والترھیب)

(9) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت تمہاری ماں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ (کنز العمال: 45439)

(10) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت ہر جمعہ کے دن کرے گا اور سورہ یٰسین شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیں گئے۔ (کنز العمال: 45486)

(11) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر والدین کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے۔ (مسلم: 593)

(12) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑے بھائی کا چھوٹے بھائیوں پر ایسا حق ہے جیسا باپ کا اولاد پر۔ (بیہقی)

(13) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین صلہ رحمی یہ ہے کہ انسان اپنے والدین کے مرنے کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔

(مسلم: 2552 باب صلة أصدقاء الأب والأم، ونحوهما)

(14) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کے بعد ایک سو مرتبہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھے گا اس کے ایک ہزار اور اس کے والدین کے چوبیس ہزار گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(جمعۃ المبارک کے فضائل واحکام)

(15) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی جمعہ کے دن قبر کی زیارت کی تو اس کو حج کے برابر ثواب ملے گا۔

(کنزالعمال: 45486)

استاد کے حقوق

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

با ادب بامراد، بے ادب بے مراد

(1) شاگرد کا سب سے پہلا سبق استاد کے آداب کی رعایت و حفاظت کا سیکھنا ہے۔

(2) شاگرد استاد کو اپنا سب کچھ سمجھتے ہوئے انتہائی ادب و فرمانبرداری بجا لائے۔

(3) شاگرد استاد کا دل سے احترام کرے۔

(4) شاگرد کو علم کی سچی طلب ہونی چاہیے۔

(5) شاگرد کو استاد کی اتباع ہر چیز میں ہر وقت لازم ہے۔(بشرطیکہ کوئی غیر شرع حکم نہ ہو)

(6) شاگرد کے لیے استاد کی تعظیم میں یہ بھی داخل ہے کہ استاد کی اولاد اور متعلقین کی بھی عزت کرے۔

(7) شاگرد پر استاد کا ایک حق یہ بھی ہے اس کی مرنے کے بعد دعا مغفرت کرے امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں میں ہر نماز کے بعد پابندی کے ساتھ اپنے استاد حضرت حمادؒ کے لیے دعا مغفرت کرتا ہوں۔

(8) شاگرد کے لیے استاد کا درجہ ماں باپ سے زیادہ ہے اس لیے کہ باپ سبب ہے حیات فانی کا اور استاد ہے سبب حیات دائمی کا باپ پرورش کرتا ہے جسم کی اور استاد پرورش کرتا ہے روح کی۔ امام یوسفؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنے استاد ابو حنیفہؒ کے لیے والد سے پہلے دعا کرتا ہوں۔

(9) شاگرد کو ہر وقت یہ مشہور مقولہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ استاد کی بے حرمتی کرنے والا علم کی برکات سے ہمیشہ محروم رہتا ہے اور والدین کی بے حرمتی کرنے والا روزی سے ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ (آپ بیتی)

(10) شاگرد جو استاد سے محبت اس کی خدمت اور اس سے عقیدت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں فرماتے۔

(11) شاگرد جو استاد کی بے ادبی اور گستاخی کرے گا اس کا علم ضائع ہو جائے گا چاہے جتنا بھی ذہین ہو۔

(12) شاگرد کو کلاس روم کی تعظیم کرنا بھی ضروری ہے اور اگر سبق مسجد میں پڑھایا جارہا ہو تو اس کی تعظیم اور بھی ضروری ہے۔

(13) شاگرد کے لیے سب اساتذہ کا ادب کرنا چاہے وہ نورانی قاعدہ یا بخاری شریف پڑھانے والا ہوں لازمی ہے۔

(14) شاگرد کے لیے جس طرح اپنے استاد کا ادب اور احترام لازمی ہے اسی طرح مدرسہ کے باقی اساتذہ کا احترام بھی لازمی ہے۔

(15) شاگرد اپنے استاد کو مربی و محسن اور شفیق سمجھے۔

(16) شاگرد کو چاہیے کہ استاد کی خدمت کرکے اس کی دعا لے اس لیے کہ استاد کی نگاہ اور دعا دونوں علم کی ترقی میں بہت بڑا اثر رکھتی ہے۔

(17) شاگرد کے لیے استاد کا ادب بھی تقویٰ میں داخل ہے۔ جو اس میں کوتاہی کرے گا وہ اس میں داخل نہ ہو گا۔

(18) شاگرد پر استاد کا حق ہے کہ اگر وہ کسی بات پر غصہ کریں تو شاگرد کو معذرت کرنا ضروری ہے۔

(19) شاگرد عمومی مجلس میں عام مسلمان کے بعد استاد سے خاص طور پر سلام کرے۔

(20) شاگرد استاد کے پاس بیٹھ کر ہنسے نہیں اور نہ زیادہ گفتگو کرے۔

(21) شاگرد استاد کی مجلس میں بیٹھ کر دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔

(22) شاگرد استاد کے ساتھ کسی معاملے میں بدگمانی نہ کرے۔

(23) شاگرد جو اپنے استاد کی خدمت کرتا ہے اللہ پاک اس کو دینی و دنیاوی ترقی عطا فرماتا ہے۔ ایسے شاگرد بعد میں دین کی اشاعت کرتے ہیں۔

(24) شاگرد کے لیے جس طرح یہ ضروری ہے کہ اساتذہ کی تعظیم کرے اسی طرح اس کو چاہیے کہ دین کی کتابوں کی عظمت بھی اس کی دل میں ہو۔

(25) شاگرد کو چاہیے اپنے آپ کو بری صفات یعنی جھوٹ، غیبت، بہتان، فضول گفتگو سے پاک کرے۔

جمعۃ المبارک کے فضائل

جمعہ عربی کا لفظ ہے اس میں میم اور جیم کے اوپر پیش لگا کر جُمُعَہ اور کبھی میم کے اوپر سکون یعنی جزم لگا کر جُمْعَہ بولا اور پڑھا جاتا ہے۔ لفظ جُمُعَہ کے لغت میں معنی جمع ہونے یا جمع کرنے کے آتے ہیں۔

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں کا سردار اور سب سے زیادہ عظمت والا دن ہے اور اللہ کے یہاں اس دن کی عظمت عید الفطر اور عید الاضحی کے دنوں سے بھی زیادہ ہے اس میں پانچ اہم کام ہوئے (جو جمعہ کے دن کے ساتھ خاص ہیں) اس دن اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا۔

(2) اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین پر اتارا۔

(3) اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو وفات دی۔

(4) اسی دن ایک گھڑی ہوتی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگے قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے۔

(5) اور اسی دن قیامت قائم ہوگئی مقرب فرشتے اور آسمان وزمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر سب کے سب اس دن قیامت قائم ہونے کے خوف کی وجہ سے جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں۔ (ابن ماجہ:1084)

(2) رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سے سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن (ابو الانسان) آدم علیہ السلام پیدا کیئے گے۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ (مسلم:854)

(3) رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے (ان سب دنوں میں) بہترین جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اور اسی دن (جنت سے) زمین پر اتارا گیا اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی گئی۔ (مؤطا امام ملک)

(4) حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن انسان اور جنات کے علاوہ ہر چیز گھبراتی ہے اور جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل ہے۔

(صحیح ابن حبان:2770)

مذکورہ احادیث سے جمعہ کے دن مندرجہ ذیل حادثات وواقعات کا ہونا معلوم ہوا۔

(1) جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔

(2) جمعہ ہی کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل کیا گیا۔

(3) جمعہ ہی کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا گیا۔

(4) جمعہ ہی کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(5) جمعہ ہی کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی۔

(6) جمعہ کے دن ایک قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے۔

(7) جمعہ کے دن قیامت قائم ہو گئی۔

(8) قیامت جمعہ کے دن قائم ہونے کی وجہ سے چرند پرند اس دن سے ڈرتے ہیں۔

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ (ہفتہ کے) تمام دنوں کا سردار ہے۔

(ابن ماجہ:1084)

(2) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی ایک روایت میں ان کا یہ ارشاد مروی ہے۔ جمعہ کی نمازوں کے لیے جلدی نکلا کرو کیونکہ اللہ عزوجل ہر جمعہ کو جنتیوں کو کافور کے ٹیلے پر اپنی زیارت کروائیں گے۔

(مستدرکِ حاکم:1027)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے اعمال میرے اوپر ہر جمعہ کے دن پیش کئے جاتے ہیں اور زناکاروں پر اللہ تعالیٰ کا غضب شدید ہوتا ہے۔

(مصنّف عبد الرزاق:5559)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس دن کو مسلمانوں کے لیے عید بنادیا ہے۔ لہٰذا جو جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے۔ اور خوشبو (عطر) میسر ہو تو اس کو بھی استعمال کرے اور تم مسواک کا بھی اہتمام کرو۔

(ابن ماجہ: 1098)

(5) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم کو ہر روز دھونکایا جاتا ہے اور اس کے دروازوں کو کھلا رکھا جاتا ہے سوائے جمعہ کے دن کے، کہ جمعہ کے دن جہنم کو نہ تو دھونکایا جاتا ہے اور نہ اس کے دروازوں کو کھلا رکھا جاتا ہے۔

(طبرانی کبیر:60/22)

(6) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنہ (یعنی عذاب) سے محفوظ فرما دیتے ہیں۔ (ترمذی:1074)

جمعہ کے دن مختلف سورتوں کے فضائل

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف پڑے وہ آٹھ روز تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا اور اگر دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (کنز العمال)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں سورۂ دخان پڑھے گا اللہ تعالیٰ۔ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔ (معجم کبیر طبرانی)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سورہ یٰسین جمعہ کی رات میں پڑھے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (الترغیب)

جمعہ کی نماز کے بعد مختلف سورتوں کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے بعد سورہ فاتحہ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، (یہ چاروں سورتیں) پڑھے گا۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک محفوظ رکھیں گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

جمعہ کے دن درود شریف کے فضائل

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھا کرو میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تم میں سے جس کا درود زیادہ ہو گا میرے نزدیک اس کا مرتبہ بھی زیادہ ہو گا۔ (جامع صغیر للسیوطی)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو جو ایسا کرے گا میں اس کے لیے قیامت کے دن شہادت دونگا یا شفاعت کروں گا۔ (شعب الایمان:2771)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پہ درود پڑھنا پل صراط پر روشنی کا ذریعہ ہے، جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود پڑھے گا اس کے اسی (۸۰) سال کے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(شرف المصطفیٰ للخرکوشی:5/102)

جمعہ کی نماز کی عظیم الشان فضیلت

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عمران حصین خزاعی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں پھر جب وہ (جمعہ کی طرف) چلنے لگتا ہے تو اس کے لیے ہر قدم پر بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر لوٹتا ہے تو اس کو دوسال کے عمل کا ثواب دیا جاتا ہے۔ (طبرانی کبیر:18/139)

جمعہ کے دن کی سنتیں اور آداب

(1) جمعہ کے دن اور خصوصاً جمعہ کی رات میں درود شریف اور استغفار اور دوسرے اذکار کی حسب توفیق کثرت کرنا۔

(2) جمعہ کے دن یا رات میں کسی بھی وقت ایک مرتبہ سورہ کہف اور ہو سکے تو دوسری سورتوں بھی پڑھنا۔ (بہشتی گوہر:118)

(3) جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ الم سجدہ اور ھل اتی علی الانسان پڑھنا البتہ کبھی کبھی چھوڑ دینا چاہیے۔ (بہشتی گوہر:118)

(4) ناخن کترنا، بغلوں اور زیر ناف بال کاٹنا اور مونچھیں کترنا۔

(احیاء العلوم 1/116)

(5) سنت کے مطابق خوب اچھی طرح غسل کرنا۔ (بہشتی گوہر:117)

(6) مسواک کرنا

(7) تیل موجود ہو تو تیل لگانا

(8) موجود کپڑوں میں جو سب سے اچھے ہوں انہیں پہننا۔ (بہشتی گوہر:117)

(9) خوشبو لگانا (بہشتی گوہر:117)

(10) ہو سکے تو جمعہ کے دن صلوٰۃ التسبیح پڑھنا۔

(11) جمعہ کی نماز کے لیے پیدل جانا لیکن سواری پر جانا بھی جائز ہے۔
(بہشتی گوہر و عالمگیری وغیرہ)

(12) سنت کے مطابق آراستہ ہو کر جمعہ کے لیے بہت سویرے جانا۔
(بہشتی گوہر:118)

(13) جمعہ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے وقار اور سکون کے ساتھ چلنا اور اپنی نظریں نیچے جھکائے ہوئے چلنا تاکہ نامناسب چیزوں پر نظر نہ پڑے۔
(عالمگیری)

(14) کسی کو تکلیف دیئے بغیر ممکن ہو تو امام کے قریب بیٹھنا۔ (عالمگیری)

(15) جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ اور کبھی سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھنا۔ (بہشتی گوہر:118)

عید الفطر کے فضائل

شوال کے مہینہ کے پہلے دن کا آغاز "عید الفطر" کے ساتھ ہوتا ہے اور عید الفطر دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ (1) عید (2) الفطر اور عید الفطر کے جملہ میں عید کی نسبت فطر کی طرف ہو رہی ہے۔ فطر کے معنیٰ "افطار کرنے" کے ہیں جس سے یہاں مراد روزوں کی فرضیت کے بعد افطار یعنی روزے نہ رکھنے کی اجازت مل جانا ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں جو روزے رکھنے کی پابندی تھی وہ شوال کے شروع پر ختم ہو جاتی ہے۔ "عید" عربی کا لفظ ہے جس کے عربی میں کئی معنیٰ

آتے ہیں ایک معنیٰ خوشی کے ہیں اور کیونکہ عیدین کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشی کا موقع حاصل ہوتا ہے اس کو عید کہا جاتا ہے۔

(1) حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا، عید الفطر کا دن تو روزے افطار کا دن ہے اور مسلمانوں کی عید ہے اور عید الاضحی کا دن تمہاری قربانیوں کے گوشت کھانے کا دن ہے۔

(ترمذی: 771 باب ماجاء فی کراھیۃ الصوم یوم الفطر والنحر)

(2) رسول اللہ ﷺ نے سال میں پانچ دنوں کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید الاضحی کے دن کا اور تین دن ایام تشریق (یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ) کا۔

(ترمذی: 772 باب ماجاء فی کراھیۃ الصوم یوم الفطر والنحر)

(3) حضرت ابو جعفرؓ سے ایک لمبی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد مروی ہے کہ یہاں تک کہ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ یہ دن انعام کا دن ہے، پس تم صبح سویرے نکلو اور جلدی کرو، اپنے انعامات کو حاصل کرو۔

عید کے مسنون و مستحب اعمال

عید کا دن چونکہ خوشی کے مجموعے کا دن ہے اس لیے شریعت کی طرف سے اس دن ایسے کام عبادت قرار دیے گئے ہیں۔ جو ان دونوں عناصر کو شامل ہیں ان میں عبادت کا پہلو بھی ہے اور خوشی و مسرت کا پہلو بھی ہے۔

(1) عید کی رات میں حسب توفیق نفل عبادت و ذکر کرنا۔ اور بطور خاص گناہوں سے بچنا۔

(2) عید کے دن صبح سویرے اٹھنا، فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کرنا، اور مرد حضرات کو فجر کی نماز باجماعت پڑھنا۔

(3) شریعت کے موافق طہارت و نظافت اور صفائی ستھرائی اور زیب وزینت اختیار کرنا۔

(4) خوب اہتمام کے ساتھ میل کچیل دور کر کے غسل کرنا۔

(5) خاص اہتمام کے ساتھ مرد وعورت سب کو مسواک کرنا۔

(6) فاضل (یعنی زیر ناف وبغلوں اور مونچھوں کے بال اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے ناخن وغیرہ کاٹنا۔

(7) پاک وصاف عمدہ لباس جو میسر ہو پہننا۔

(8) خوشبو لگانا۔ مگر خواتین تیز خوشبو لگانے سے پرہیز کریں۔

(9) صدقہ فطر ادا نہ کیا ہو، تو عید کی نماز سے پہلے پہلے ادا کر دینا۔

(10) عید کی نماز کے لیے جلدی پہنچنا۔

(11) کوئی عذر نہ ہو تو عید کی نماز ادا کرنے کے لیے پیدل جانا۔

(12) کوئی عذر نہ ہو تو عید کی نماز، عید گاہ میں ادا کرنا۔

(13) عید کی نماز کے لیے جاتے ہوئے راستے میں تکبیر کہنا، اور تکبیر ان الفاظ میں کہنا بہتر ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

(14) عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھا لینا۔

(15) جس راستہ سے عید کی نماز کے لیے جائیں اس کے علاوہ سے واپس آنا۔

(16) اپنی وسعت وحیثیت کے مطابق صحیح مستحقین ومساکین کو صدقہ کرنا۔

(17) حسب حیثیت اپنے اہل وعیال اور گھر والوں کی ضروریات (لباس اور کھانے پینے) میں وسعت وفراخی کرنا۔

(18) گھر والوں، عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا۔

عید کی نماز کا طریقہ

عید کی نماز کا طریقہ مکمل یہ ہے۔ کہ پہلے دل میں عید الفطر کی دو رکعت چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھنے کی نیت کرے۔ پھر عام نمازوں کی طرح تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرے۔ اور ثناء (یعنی سُبحانکَ اللّٰھُمَّ) پڑھے پھر وقفہ وقفہ سے تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہے پہلی اور دوسری مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنے کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ تا رہے اور تیسری مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے بعد ہاتھ باندھ لے اور امام کو چاہیے کہ ہر دفعہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنے کے بعد کم از کم اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر تین مرتبہ "سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" کہنے میں لگتی ہے مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے ضرورت ہو تو اس سے زیادہ بھی وقفہ کیا جا سکتا ہے۔ پہلی رکعت میں تین مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنے کے بعد امام "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ" اور "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھ کر عام نمازوں کی طرح اونچی آواز سے سورہ فاتحہ اور اس کے بعد کسی سورہ کی قرآت کرے۔ اور حسب قاعدہ رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ پہلی رکعت مکمل کرے۔ پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر حسب قاعدہ سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کسی سورۃ کی قرآت کرے اور پھر قرآت سے فارغ ہو کہ رکوع سے پہلے اسی طرح ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے جیسے پہلی رکعت میں کہا تھا اور تینوں مرتبہ ہاتھ اٹھا کر چھوڑ تا رہے۔ پھر چوتھی مرتبہ ہاتھ اٹھائے بغیر رکوع کی تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور حسب قاعدہ رکوع اور دو سجدوں اور قعدہ کے ساتھ اور سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔

نماز تہجد

وقت: عشاء کی نماز کے بعد ہے۔ سنت یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو رہے اس کے بعد اٹھ کر نماز تہجد پڑھے۔ (شامی)

تہجد کا وقت صبح صادق سے پہلے پہلے رہتا ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم)

رکعتیں: کم سے کم تہجد کی نماز دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ دس رکعت منقول ہے اور اکثر معمول نبی ﷺ کا آٹھ رکعت پر تھا۔ ایک سلام سے دو دو رکعتیں۔

(مسائل نماز، رفعت قاسمی)

فضائل

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل ترین نماز فرض نماز کے بعد رات کی نماز تہجد ہے۔ (ترمذی: 438)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں نماز کا ثواب دس ہزار ہے اور مسجد حرام میں نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ اور سرحدی زمین پر نماز کا ثواب دو لاکھ نماز کے برابر ہے اور ان سب سے زائد ثواب اس دو رکعت نماز کا ثواب ہے جسے بندہ بیچ رات میں (یعنی تہجد) پڑھتا ہے جس کا کوئی مقصد نہ ہو سوائے اللہ تعالیٰ ی رضا کے۔

(ترغیب)

(3) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رات کی ایک رکعت دن کی دس رکعت سے افضل ہے۔ (قیام اللیل)

نماز اشراق

وقت: طلوع آفتاب سے تقریباً ۲۰ منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔

رکعتیں: دو یا چار رکعتیں

فضائل:

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے، پھر طلوع آفتاب تک بیٹھا ذکر کرتا رہے، پھر دو رکعت نماز پڑھے تو وہ حج و عمرہ کا ثواب لے کر آئے گا۔ (ترغیب: 1957)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز پڑھے پھر، ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، پھر دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے تو جہنم اس کی کھال کو نہ چھوئے گی۔ (ترغیب: 1970)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر صبح تمہارے ہر جوڑ و عضو پر صدقہ واجب ہو جاتاہے۔ اور سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ الحمد اللہ کہنا بھی صدقہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ بھلائی کی ترغیب دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور اشراق کی دو رکعتیں اس سب کی طرف سے کافی ہیں۔ (مسلم)

نماز چاشت

وقت: جب دھوپ میں تیزی آجائے۔ یعنی اندازاً آٹھ بجے کے بعد سے زوال سے ایک گھنٹہ قبل تک۔

رکعتیں: حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے چاشت کی دو، چار، چھ، آٹھ رکعت پڑھی ہے۔ (شمائل کبریٰ)

فضائل:

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاشت کی دو رکعت پر پابندی کرے گا، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جسے دروازہ چاشت کہا جاتا ہے، جب قیامت کا دن ہو گا ایک منادی پکار لگا کر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی پابندی کرتے تھے، یہ تمہارا دروازہ ہے۔ اللہ کی رحمت سے تم اس سے داخل ہو جاؤ (یعنی جنت میں)۔ (الترغیب والترھیب)

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آدمی کے ہر جوڑ (جو تین سو ساٹھ) پر ہر دن صدقہ لازم ہے اور اس کے لیے دو رکعت چاشت کی نماز کافی ہے۔ (مجمع الزوائد)

نماز اوابین

وقت: نماز مغرب کے بعد

رکعتیں: چھ رکعت، تین سلام سے۔ (مراقی الفلاح)

فضائل:

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے اور درمیان میں کوئی دنیاوی گفتگو نہ کرے تو اسے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔

(ترمذی: 435 باب ماجاء فی فضل التطوع وست رکعات بعد المغرب)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھی گفتگو سے قبل تو اس کے پچاس سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(قیام اللیل)

فائدہ: محدثین وفقہاء نے ان چھ رکعتوں کے متعلق بیان کیا ہے کہ دو رکعت سنت موکدہ پڑھنے کے بعد چھ رکعت پڑھے یا چار رکعت نفل پڑھے اور سنت موکدہ کو اس میں شامل کرے۔ پھر چھ رکعت یا تو ایک سلام سے پڑھے یا دو دو رکعت کر کے پڑھے بہتر یہ ہے کہ دو دو رکعت پڑھے چونکہ آپ ﷺ سے رات کی نماز دو دو رکعت منقول ہے۔ (شمائل کبریٰ)

تحیۃ المسجد

وقت: یہ نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو۔(در مختار)

رکعتیں: دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں، اگر چار رکعت پڑھی جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ (مسائل نماز رفعت قاسمی)

فضائل:

نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے نہ بیٹھے۔

(ابن ماجہ: 1012 باب من دخل المسجد فلا یجلس حتی یرکع)

صلوۃ التسبیح

صلوۃ التسبیح سے ہر قسم کے گناہ معاف:

حضرت عکرمہؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباس سے فرمایا اے عباس اے میرے چچا کیا تمہیں عطیہ کروں ایک بخشش کروں ایک چیز بتاؤں دس چیزوں کا مالک بناؤں جب تم اس عبادت کو کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ پہلے کے اور پچھلے پرانے اور نئے غلطی سے ہونے والے یا بالقصد جان بوجھ کر کئے گئے صغیرہ ہو یا کبیرہ پوشیدہ طور پر کئے ہوئے یا کھلم کھلا کئے ہوئے، سب ہی معاف فرمادیں گے وہ عمل یہ ہے (طریقہ نماز) چار رکعت نماز (صلوۃ التسبیح کی نیت سے باندھو) ہر رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھ کر رکوع کرنے سے قبل "سبحان اللہ، والحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پندرہ مرتبہ پڑھو (پھر جب رکوع کرو، تو رکوع کی تسبیح کے بعد دس مرتبہ پڑھو)

پھر رکوع سے سر اٹھاؤ تو دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ کرو تو دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھوں تو دس مرتبہ پڑھو پھر دوسرے سجدہ میں جاؤ (تسبیح کے

بعد) دس مرتبہ پڑھو، پھر دوسرے سجدہ سے اٹھو تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر دس مرتبہ پڑھو، یہ سب مل کر پچھتر ہوئے، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر ہو گا (چار رکعت میں تین سو ہو جائیں گے) اگر ہو سکے تو روزانہ پڑھ لیا کرو یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھا کرو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔

(ابن ماجہ: 1386 باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح)

"نماز استخارہ"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم استخارہ اس طرح سکھلاتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں (یعنی استخارہ کی تاکید کرتے دعاؤں کو اہتمام سے یاد کراتے) آپ فرماتے جب کوئی اہم کام درپیش ہو تو نفل دو رکعت نماز پڑھو (فارغ ہونے کے بعد) پھر یہ دعا پڑھو اور اس کا نام لو (ہذا الامر پر) (بخاری: 6382 باب الدعاء عند الاستخارۃ)

دعاء استخارہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وآجِلِهٖ فَاَقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ عَاقِبَةَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وآجِلِهٖ فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاَصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ (بخاری: 6382 باب الدعاء عند الاستخارۃ)

فائدہ: مسئلہ اور لفظ امر کی جگہ اپنی حاجت ذکر کرے، مثلاً سفر کے لیے استخارہ کرنا ہو تو (ھَذَا السَّفَرَ) کہے اور نکاح کے لیے استخارہ کرنا ہو تو

(ھذا النکاح) کہے چیز کی خرید و فروخت کے لیے کرنا ہو تو (ھذا بیع کہے وعلی ہذا القیاس) بعض مشائخ سے منقول ہے کہ بعد اس دعاء کے پڑھنے کے باوضو قبلہ رو ہو کر سو جائے، اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھ لے کے یہ کام اچھا ہے کرنا چاہیے اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھ لیے کر یہ کام برا ہے نہ کرنا چاہیے۔ (شامی)

اگر ایک دن میں معلوم نہ ہو سکے تو تین دن یا سات دن تک یہ عمل کرے ان شاء اللہ معلوم ہو جائے گا۔ (مسائل نماز رفعت قاسمی)

چند ضروری گزارشات

(1) اللہ تعالیٰ کا نام آئے تو جَلَّ جَلالہ پڑھا جائے۔

(2) جب بھی نبی پاک ﷺ کا نام مبارک لیا جائے تو ﷺ ضرور پڑھا جائے۔

(3) باقی تمام انبیاء کرام کے ناموں کے بعد علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا جائے۔

(4) صحابہ کرام کے نام کے بعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھا جائے۔

(5) صحابیات کے نام کے بعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا پڑھا جائے۔

(6) اولیائے اکرام کے نام کی بعد رحمۃ اللہ علیہ پڑھا جائے۔

مختصر سیرت النبی ﷺ

نبی ﷺ کا نام نامی حضرت محمد

نبی ﷺ کا نام نامی محمد ان کے دادا عبد المطلب نے تجویز کیا۔

والد صاحب کا نام: عبد اللہ

والدہ ماجدہ کا نام: آمنہ

دادا کا نام: عبد المطلب

دادی کا نام: فاطمہ

نانا کا نام: وھب

نانی کا نام: برہ:

نبی کریم ﷺ کا نسب شریف

والد کی طرف سے

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہرہ بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

والدہ کی طرف سے

محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب

فائدہ: کلاب بن مرہ میں آپؐ کے والدین کا نسب جمع ہو جاتا ہے۔

پیدائش

پیر والے دن ۸ ربیع الاول اپریل ۵۷۰ء مکہ مکرمہ میں صبح صادق کے وقت ابو طالب کے مکان میں پیدا ہوئے۔ (سیرت المصطفےٰ ﷺ)

رضاعت

سب سے پہلے نبی ﷺ کو والدہ ماجدہ اور پھر چند دن بعد ابو لہب کی باندی ثویبہؓ نے دودھ پلایا پھر حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے دو سال دودھ پلایا۔

پرورش اور والدین کی وفات:

والد ماجد کی وفات

نبی ﷺ ابھی تک پیدا نہیں ہوئے تھے کہ والد عبد اللہ ۲۴ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پا گئے۔

والدہ ماجدہ کی وفات

جب نبی ﷺ کی عمر شریف چار یا پانچ برس کی ہوئی تو مدینہ سے واپس ہوتے ہوئے مقام ابواء میں والدہ بھی وفات پا گئیں۔

عبد المطلب کی وفات

والدین کے بعد نبی ﷺ اپنے دادا عبد المطلب کے پاس رہے جب آپ کی عمر آٹھ برس دو مہینہ دس دن کی ہوئی تو عبد المطلب بھی دنیا سے رحلت فرما گئے اور دادا کے بعد آپ کے حقیقی چچا ابو طالب آپ ﷺ کے ولی ہوئے ان کے پاس رہے۔

عطاء نبوت

جب آپ ﷺ کی عمر شریف چالیس سال ایک دن کی ہوئی تو پیر والے دن ۹ ربیع الاول بمطابق 12 فروری 610ء کو نبوت ملی۔

وفات

پیر والے دن ۱۲ ربیع الاول دوپہر کے وقت ہوئی۔

حلیہ مبارک

چہرہ مبارک

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ ایسا روشن تھا جیسے سورج چہرہ پر ہو۔ (ابن سعد ص:315)

پیشانی مبارک

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کشادہ اور ذرا اونچی تھی۔ (دلائل النبوۃ ج1ص348)

آنکھ مبارک

حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھ مبارک بڑی سفید لیکن سرخی مائل تھی۔ (ابن عساکر)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا میں پیچھے کی جانب اس طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح آگے کی جانب دیکھتا ہوں۔
(مجمع الزوائد ج2ص96)

پلکیں مبارک

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی پلکیں گھنی اور لمبی تھیں۔ (ابن سعد ص412دا)

رخسار مبارک

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک سفید تھے۔ (ابن عساکر، سبل الھدی ج2ص29)

ناک مبارک

حضرت علیؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی ناک مبارک باریک تھی۔ (خصائص الکبری ج1ص74)

منہ مبارک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا دہن مبارک بڑا خوبصورت تھا۔ (ابن سعد ج1ص422)

دندان مبارک

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک بڑے خوبصورت (موتی) جیسے تھے۔

(بیہقی، سبل الھدی ص30)

تھوک مبارک

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے تمام قسموں کے عطر کو سونگھا ہے مگر آپ ﷺ کے منہ (تھوک) کی خوشبو سے زیادہ کسی کو خوشبودار نہیں پایا۔ (ابن سعد، سبل الھدی ص30)

کان مبارک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ پوری قوت سماع رکھتے تھے۔ (ابن عساکر، سبل الھدی ج2ص27)

گردن مبارک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب اپنی گردن مبارک سے چادر ہٹاتے تو آپ ﷺ کی گردن معلوم ہوتی، جیسے چاندنی ڈھلی ہوئی۔ (بیہقی، سبل الھدی:11)

مونڈھا مبارک

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دونوں منڈھوں کے درمیان قدرے فصل تھا۔ (دلائل النبوۃ ص:241)

سر مبارک

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک (اعتدال کے ساتھ) بڑا معلوم ہوتا تھا۔ (ابن سعد ص411)

بال مبارک

(1) حضرت علی کرم اللہ وجہہ آپ ﷺ کے اوصاف مبارک کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے آپ ﷺ کے سر مبارک کے بال گھنے تھے۔ (دلائل النبوۃ ج1ص223)

(2) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے سر اور داڑھی مبارک کے بال بڑے سیاہ تھے۔ (ابن عساکر)

فائدہ: البتہ کچھ بال مبارک آخری عمر میں سفید ہو گئے تھے۔

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کی مانگ نکالا کرتی تھی۔ سر کے بیچ (تالو) سے بال دو حصے کر دیتی اور پیشانی کے بالوں کو آنکھوں کے درمیان کر دیتی۔

(دلائل النبوۃ ص226،ابو داؤد ص:577)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ سر کے بیچ کے بالوں کو دونوں جانب کر دیا جائے۔یعنی سیدھی مانگ نکالتے تھے۔اس سے معلوم ہوا کہ سیدھی مانگ سنت ہے جو ٹیڑھی نکالی جاتی ہے خلاف سنت ہے۔

داڑھی مبارک

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔ (مسلم ص259دلائل النبوۃ ص217)

سینہ مبارک

(1) حضرت ہند بن ابی ہالہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا سینہ مبارک چوڑا تھا۔ (شمائل ص2)

(2) حضرت ہند بن ابی ہالہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک اور ناف مبارک کے درمیان بالوں کی باریک سی لکیر تھی۔(شمائل ص2)

پیٹ مبارک

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ کا پیٹ مبارک سینہ کے برابر تھا(سینہ اور پیٹ برابر تھے۔یعنی پیٹ نکلا ہوا نہ تھا۔ (ترمذی، بیہقی، سبل الھدی ج2ص55)

بغل مبارک

1۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کو میں نے دیکھا دعا میں ہاتھ اس قدر اُٹھائے کہ بغل کی سفیدی نظر آجاتی۔

(بخاری:3565باب صفۃ النبی ﷺ)

2۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے جسم اطہر سے ملایا تو حضرت علیؓ نے پوچھا بغل کے پسینہ کا کیا حال تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مشک جیسی خوشبو تھی۔ (سبل الھدی ج۲ ص75)

پیٹھ مبارک

حضرت محرشؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک کو دیکھا تو ایسی خوبصورت اور روشن تھی گویا چاندی ڈھلی ہوئی ہے۔

(مسند احمد ج2 ص45)

مہر نبوت

(1) حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی مہر نبوت کو دیکھا جو کہ دونوں مونڈوں کے درمیان سرخ رسولی کی مانند کبوتری کے انڈے جیسی تھی۔ (مسلم: 2344 باب شیبہ ﷺ)

(2) یہ مہر نبوت وفات کے وقت اٹھالی گئی تھی چنانچہ حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے وقت میں نے مہر نبوت کو دیکھا تو وہ نہیں تھی۔ (سبل الھدی ج2 ص:52)

عقل مبارک

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ افضل اور لوگوں میں سب سے زیادہ عقل والے تھے۔ (سبل الھدی ص:3)

ہاتھ مبارک

(1) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی ہتھیلی لمبی اور (اعتدال کے ساتھ) کشادہ تھیں۔ (بخاری ص876)

(2) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے کسی حریر و دیباج (ریشم) کو آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ (بخاری ص:530)

(3) ابن دحیہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کسی سے مصافحہ فرماتے تو تمام دن مصافحہ والے کا ہاتھ خوشبو سے معطر رہتا۔

(اتحاف ج7 ص:154)

بازو مبارک

(1) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے بازو مبارک وسیع اور گوشت سے بھرے تھے۔ (سبل الھدی ج2ص73)

(2) حضرت ہند بن ابی ہالہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے بازو مبارک پر کچھ بال تھے۔ (شمائل)

گٹے مبارک

حضرت ہند بن ابی ہالہ سے روایت ہے کے آپ ﷺ کے گٹے تناسب کے ساتھ لمبے تھے اور ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔
(شمائل)

پیر مبارک

(1) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے پیر مبارک گوشت سے پر تھے۔ (شمائل، دلائل النبوۃ ص:244)

(2) حضرت بریدہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ قدم کے اعتبار سے بڑے خوبصورت تھے۔ (ابن عساکر، سبل الھدی ج2ص79)

قد مبارک

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ درمیانہ قد کے ذرا ہلکی سی لمبائی لیے ہوئے تھے۔ (شمائل ص:1)

آپ ﷺ کا حسن مبارک

(1) حضر ہند بن ابی ہالہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ایسے چمکتے تھے جیسے کہ بدر کا چاند روشن اور چمکدار ہوتا ہے۔ (شمائل ص:2)

(2) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہر اچھی اور خوبصورت شئے کو میں نے دیکھا مگر نبی ﷺ سے خوبصورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

رنگ مبارک

حضرت علیؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بہت ہی خوبصورت صاف چہرے والے تھے بالکل خالص سفید نہ تھے (بلکہ گندمی مائل) تھے۔
(سبل الھدی ج2 ص10)

آواز مبارک

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ بہت خوش آواز اور شیریں زبان تھے۔ (سبل الھدی ج2 ص91)

پسینہ مبارک

(1) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو پسینہ بہت آتا تھا۔
(مسلم ج1 ص115)

فائدہ: پسینہ آنا صحت اور قوت اعضاء کی علامت ہے۔

(2) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک چہرے مبارک پر ایسے چمکتا تھا جیسے موتی اور آپؐ کا پسینہ مبارک تیز مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ اور آپ ﷺ کی ہتھیلی عطر فروش کی ہتھیلی کی طرح خوشبودار) تھی خواہ عطر لگائیں یا نہ لگائیں۔ جس سے مصافحہ کرتے دن بھر وہ اپنے ہاتھ میں خوشبو محسوس کرتا۔ اگر اپنا ہاتھ کسی بچے کے سر پر رکھ دیتے تو وہ خوشبو کی وجہ سے دوسرے بچوں سے ممتاز ہو جاتا کہ اس کے سر سے خوشبو آتی رہتی۔ (سبل الھدی ج2 ص85)

ازواج مطہرات

(1) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(2) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(3) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(4) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(5) حضرت زینب ام المساکین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(6) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(7) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(8) حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(9) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(10) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(11) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(1)حضرت خدیجہؓ

والد کا نام خویلد چالیس سال کی عمر میں جبکہ نبی کی عمر مبارک پچیس سال تھی آپ کا نکاح ہوا اور پچیس برس آپ کی خدمت میں رہیں 65سال کی عمر میں مکہ میں فوت ہوئیں۔ (ابن سعد، الاصابۃ4/281، سیر اعلام النبلاء2/109)

(2)حضرت سودہؓ

پچاس سال کی عمر میں جبکہ نبیؐ کی عمر مبارک بھی پچاس سال تھی نکاح ہوا۔ چودہ سال خدمت میں رہیں 72 سال کی عمر میں 19ھ میں مدینہ میں فوت ہوئیں۔ (طبقات8/35، زرقانی3/259، اسد الغابہ5/384، الاصابۃ4/338)

(3)حضرت عائشہؓ

والد کا کا نام حضرت ابو بکرؓ چھ سال کی عمر میں جبکہ نبی پاکؐ کی عمر مبارک پچاس سال چھ ماہ تھی نکاح ہوا۔ نو سال خدمت میں رہیں۔ 63سال کی عمر میں ۱۷ رمضان المبارک 57ھ مدینہ میں وفات ہوئی۔ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ آپ کے شاگرد تھے تقریباً سوا دو ہزار حدیثیں ان سے روایت ہیں۔

(طبقات ابن سعد، زرقانی، اسد الغابہ، الاصابۃ)

(4)حضرت حفصہؓ

والد کا نام حضرت عمرؓ شعبان 3 ہجری بائیس سال کی عمر میں جبکہ نبی پاک کی عمر مبارک پچپن برس تھی نکاح ہوا آٹھ سال خدمت میں رہیں 60 سال کی عمر میں جمادی الاولیٰ 41ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

(طبقات8/56، زرقانی3/270، الاصابۃ4/273)

(5)حضرت زینبؓ

والد کا نام خذیمہ ۳ہجری تیس سال کی عمر میں جبکہ نبی پاک کی عمر مبارک پچپن برس تھی نکاح ہوا۔ دو یا تین ماہ خدمت میں رہیں ۳ہجری میں 30 سال کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔

(طبقات ابن سعد 8/82، زرقانی، اسد الغابہ، الاصابۃ 4/479)

(6) حضرت ام سلمہؓ

والد کا نام ابی امیہ ۸ جمادی الثانی ۵ہجری چوبیس سال کی عمر میں جبکہ نبیؐ کی عمر مبارک چھپن برس کی تھی، نکاح ہوا۔ سات سال خدمت میں رہیں 60ہجری میں 84 سال کی عمر میں مدینہ میں ازواج میں سب سے آخر میں ان کی وفات ہوئی۔ (طبقات 8/60، الاصابۃ 4/457)

(7) حضرت زینب بنت جحشؓ

والد کا نام جحش ذیقعدہ ۵ہجری چھتیس سال کی عمر میں جبکہ نبی ﷺ کی عمر مبارک ستاون برس تھی، نکاح ہوا۔ پانچ سال چار ماہ خدمت میں رہیں 20ہجری 52 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

(طبقات ابن سعد 8/71، زرقانی 3/270، اسد الغابہ 4/463، الاصابۃ 4/470)

(8) حضرت جویریہؓ

والد کا نام حارث شعبان ۵ہجری میں بیس سال کی عمر میں جبکہ نبی ﷺ کی عمر مبارک ستاون سال چھ ماہ تھی نکاح ہوا۔ پانچ سال چھ ماہ خدمت میں رہیں ٦ہجری میں 65 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

(طبقات ابن سعد 8/83،، اسد الغابہ 5/419، الاصابۃ 8/267)

(9) حضرت ام حبیبہؓ

والد کا کا نام ابو سفیانؓ ٦ہجری میں چھتیس سال کی عمر میں جبکہ نبی ﷺ کی عمر مبارک پچاس برس کی تھی نکاح ہوا پانچ سال خدمت میں رہیں 44ہجری میں 72 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وفات ہوئی۔

(زرقانی 3/276، اسد الغابہ 5/457، الاصابۃ 3/305)

(10) حضرت صفیہؓ

والد کا نام حی بن اخطب (سردار) جمادی الآخرے ہجری میں سترہ سال کی عمر میں جبکہ نبی ﷺ کی عمر مبارک انچاس برس کی تھی نکاح ہوا۔ چار سال خدمت میں رہیں رمضان 50 ہجری میں 60 سال کی عمر میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔

(طبقات ابن سعد 8/85، زرقانی 3/292، اسد الغابہ 5/490، الاصابۃ 4/346)

(11) حضرت میمونہؓ

والد کا نام حارث بن حزن ذیقعدہ ۷ ہجری چھتیس سال کی عمر میں جبکہ نبی ﷺ کی عمر مبارک انچاس برس کی تھی نکاح ہوا سوا تین سال خدمت میں رہیں 51 ہجری میں 80 سال کی عمر میں بمقام سرف جہاں نکاح ہوا تھا وہیں وفات ہوئی۔

(طبقات ابن سعد 8/94، الاصابۃ 4/12)

نبی ﷺ کی اولاد

نبی ﷺ کی تمام اولاد صرف پہلی بیوی حضرت خدیجہؓ سے ہوئی البتہ ایک صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ حضرت ماریہ قبطیہؓ سے جو نبی ﷺ کی باندی تھی پیدا ہوئے تھے اور بچپن ہی میں وفات پا گئے۔

حضرت خدیجہؓ سے تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

(1) حضرت قاسم (2) حضرت طاہر (3) حضرت طیب

انہوں نے بھی بچپن ہی میں وفات پائیں۔

صاحبزادیاں

(1)حضرت زینبؓ

ان کا نکاح ابو العاص سے ہوا۔ ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو تھوڑی عمر میں انتقال کر گیا اور ایک لڑکی امامہ پیدا ہوئیں جن سے حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے بعد نکاح کیا لیکن ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(طبقات ابن سعد 8/20،زر قانی 3/222)

(2)حضرت رقیہؓ

حضرت عثمانؓ غنی کے نکاح میں آئیں اور ۲ ہجری میں غزوہ بدر سے واپسی کے وقت بے اولاد دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

(طبقات ابن سعد 8/24،زر قانی 3/226،اسد الغابہ 5/456)

(3)حضرت ام کلثومؓ

ان کا نکاح بھی نبی ﷺ نے حضرت رقیہؓ کی وفات کے بعد حضرت عثمانؓ سے کر دیا اور اس وجہ سے حضرت عثمانؓ کا لقب ذی النورین ہوا۔ ۹ ہجری میں انتقال ہوا اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی تیسری لڑکی ہوتی تو اس کو بھی اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا۔

(طبقات ابن سعد 8/25،زر قانی 3/228)

(4)حضرت فاطمہؓ

حضرت فاطمہؓ باجماع امت تمام صاحبزادیوں میں افضل تھیں نبی ﷺ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں ان کا نکاح پندرہ برس ساڑھے پانچ ماہ کی عمر میں چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ سے ہوا۔

(طبقات ابن سعد 8/11،زر قانی 3/231،الاصابۃ 4/377)

اولاد

تین لڑکے حسن، حسین اور محسن اور دو لڑکیاں زینب کبری اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

نبی ﷺ کے چچا اور پھوپھیاں

آپ ﷺ کے نو چچا تھے

حارث زبیر حجل مضر مقوم

ابولہب ابوطالب عباسؓ حمزہؓ

فائدہ: سب سے بڑے حارث اور سب سے چھوٹے حضرت عباسؓ تھے اور صرف دو حضرت حمزہؓ اور عباسؓ نے اسلام قبول کیا۔

پھوپھیاں

آپ ﷺ کی چھ پھوپھیاں تھیں۔

صفیہ امیمہ ام حکیم برہ عاتکہ اروی

حضرت صفیہ مسلمان تھیں۔

خدمت کرنے والے

حضرت انس بن مالکؓ: ضروریات خانگی وغیرہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جوتا اور مسواک کی نگرانی

حضرت عقبہ بن عامر جہمیؓ خچر کی نگہبانی سفر میں لے چلنا

حضرت اسلع بن شریکؓ لگام کی دیکھ بھال اونٹنی کی نگرانی

حضرت بلال بن رباحؓ اذان، مصارف اور اخراجات

حضرت ایمنؓ وضو اور استنجا کا پانی اور لوٹا انگوٹھی کی نگرانی

ختم نبوت

نبی کریم ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالی نے جن انعامات سے آپ ﷺ کو نوازا ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ﷺ نبی بھی ہیں اور سید المرسلین بھی مگر اس کے ساتھ آپ ﷺ کا خاص امتیاز و اعزاز ختم نبوت کا تاج ہے۔

ختم نبوت کا معنی و مطلب

اللہ رب العزت نے سلسلہ نبوت کی ابتداء سیدنا آدمؑ سے فرمائی اور اس کی انتہاء محمد عربی ﷺ پر فرمائی۔ آپ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی۔ آپ ﷺ آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہ بنایا جائے گا۔ اس عقیدہ کو شریعت کی اصطلاح میں عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ (آئینہ قادیانیت ص:۲۲)

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

ختم نبوت کا مسئلہ قرآن مجید کی ایک سو(100) آیات اور نبی کریم ﷺ کی دو سو دس(210) احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ (آئینہ قادیانیت ص24)

ختم نبوت کے متعلق آیات

1۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (احزاب:۴۰)

ترجمہ: "محمدؐ باپ نہیں کسی کے تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔ (یعنی آخری نبی ہیں)"

2۔وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (سبا:۲۸)

ترجمہ: "ہم نے تم کو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔"

3۔ قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (اعراف:۱۵۸)"

ترجمہ: "فرما دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔"

ختم نبوت پر احادیث

1۔عن ابی ھریرۃؓ یحدث عن النبی ﷺ قال كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ

(صحیح بخاری ص۴۹۱ ج ۱، واللفظ لہ، صحیح مسلم ص۱۲۶ ج ۲، مسند احمد ص۲۹۷ ج ۲)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔"

2۔عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللهﷺ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي (ابوداؤد ص ۱۲۷ ج ۲ کتاب الفتن واللفظ لہ، ترمذی ص ۴۵ ج ۲)

ترجمہ: ''حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔''

3۔عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللهﷺ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ

(ترمذی ص ۵۱ ج ۲ ابواب الرؤیا، مسند احمد ص ۲۶۷ ج ۳)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

صحابی کی تعریف:

صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کو دیکھا ہو یا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو۔

(تعلیم الاسلام ص: ۵۰)

صحابہ وہ ہیں جن کا استاد رسول اللہ ﷺ، جن کا نصاب کتاب اللہ، جن کا ممتحن اللہ، جن کا نتیجہ رضی اللہ، جو مانے رحمۃ اللہ، جو نہ مانے لعنۃ اللہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کے آئینے میں

أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ (الحجرات:7) یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا (الانفال:4) یہی لوگ حقیقی مؤمن ہیں۔

أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (البقرۃ:177) یہی متقی اور پرہیز گار ہیں۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا (البقرۃ:135)

ترجمہ: پس اگر وہ اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا جائیں گے۔

اس آیت کریمہ میں اصحاب رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایمان کو (قیامت تک کے لئے) معیار قرار دیا گیا۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوا عَنْہُ (البینة:8)

ترجمہ: اللہ ان (صحابہ) سے راضی وہ (صحابہ) اللہ سے راضی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث کے آئینے میں

1۔لَا یُحِبُّہُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا یُبْغِضُہُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّہُمْ أَحَبَّہُ اللّٰہُ، وَمَنْ أَبْغَضَہُمْ أَبْغَضَہُ اللّٰہُ۔ (بخاری: 3783 کتاب الایمان)

ترجمہ: ان (صحابہ) سے مؤمن ہی محبت کرتا ہے، اور ان سے منافق ہی بغض رکھتا ہے۔ اور جو ان سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض کرتا ہے اللہ ان سے بغض کرتا ہے۔

2۔إِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَلِیْ أَصْحَاباً (کتاب الکبائر للذہبی)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ نے مجھے منتخب فرمایا ہے، اور میرے لئے صحابہ منتخب فرمادئے۔

3۔خَیْرُ أُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِینَ یَلُونِی، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُمْ (مسلم: 2533 باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم)

ترجمہ: میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر جو اس کا ساتھ ملا ہوا (تابعین) اور پھر جو اس کے ساتھ ملا ہوا ہے (تبع تابعین)۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنھم اجمعین

خلیفہ اول: حضرت ابو بکر صدیقؓ

اصل نام: عبد اللہ

کنیت: ابو بکر

لقب: صدیق

والد کا نام: عثمان

کنیت: ابو قحافہ

والدہ کا نام: سلمی

نسب: حضرت ابو بکرؓ کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں مرہ پر نبی ﷺ سے مل جاتا ہے۔

مدت خلافت: دو سال تین ماہ نو دن

وفات: 22 جمادی الآخری 13 ہجری 63 برس کی عمر میں وفات پائی نبیؐ کے پہلوئے مبارک میں آپ کو دفن کیا گیا۔

ازواج واولاد

حضرت ابو بکر نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں جن بیویوں سے اولاد ہوئی ان کے نام یہ ہیں۔

قتیلہ یا قتلہ: ان سے حضرت عبد اللہ اور حضرت اسماءؓ پیدا ہوئیں۔

ام رومان: یہ ام المؤمنین حضرت عائشہ اور حضرت عبد الرحمن کی والدہ تھیں۔

اسماء: ان سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔

حبیبہ بنت خارجہ: حضرت ابو بکر کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ام کلثومؓ ان ہی کے پیٹ سے تھی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے فضائل

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابو بکرؓ ہیں۔ (ترمذی: 3790)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس جماعت میں ابو بکرؓ موجود ہوں اس کے لیے زیبا نہیں کہ ابو بکرؓ کے سوا کوئی دوسرا اس کی امامت کرے۔

(ترمذی: 3673)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ و عمرؓ جنت کے بڑی عمر والوں کے سردار ہیں سوائے انبیاءؑ و مرسلینؑ کے۔ (ترمذی: 3664)

(4) حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اس امت میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابو بکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں۔

(بخاری)

(5) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ میرا رہنا تم لوگوں کے درمیان کس قدر ہے لہذا اقتدا کرنا ان دونوں کی جو میرے بعد ہوں گے یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ کی۔(ترمذی: 3663)

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ

نام: عمر

کنیت: ابو حفص

لقب: فاروق

والد کا نام: خطاب

والدہ کا نام: ختمہ

نسب: حضرت عمرؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں نبیؐ سے جا کر مل جاتا ہے

زمانہ اسلام: 33سال کی عمر میں چالیسویں نمبر پر مسلمان ہوئے۔

مدت خلافت: دس سال پانچ ماہ چار دن

وفات: 26ذی الحجہ 23ہجری کی صبح کو مسجد نبوی میں آپ نماز فجر کی امامت کرا رہے تھے فیروز نامی مجوسی غلام نے دو دھارے خنجر سے آپ کو زخمی کیا اور یکم محرم 24ہجری کو انتقال فرمایا اور نبی کے پہلوئے مبارک میں دفن کیے گئے۔

ازواج

حضرت عمر نے مختلف اوقات میں متعدد نکاح کیے ان میں سے بعض کو مشرکہ ہونے کی وجہ سے طلاق دے دی جو مسلمان تھیں ان کے نام یہ ہیں۔

(1) زینب: عثمان بن مظعون کی بہن

(2) ام کلثوم: نبی ﷺ کی نواسی حضرت فاطمہ کی بیٹی

اولاد

(۱)عبد اللہ (2)عبد الرحمن (3)عبید اللہ (4)عاصم (5)ابو شحمہ (6) زید (7) بجیر (8) حفصہؓ اس لحاظ سے سب سے ممتاز ہیں کہ وہ نبی کی ازواج میں داخل تھیں حضرت عمر نے اپنی کنیت بھی ان ہی کے نام پر رکھی تھی۔

حضرت عمر فاروقؓ کے فضائل

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن خطابؓ قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ شیطان جب تم کو کسی راستے میں چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے۔

(بخاری: 3683)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہوتے ہیں اور دو وزیر زمین والوں میں سے میرے دو وزیر آسمان والوں میں جبرئیلؑ و میکائیلؑ ہیں، دو وزیر زمین والوں سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (ترمذی: 3680)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے عمرؓ کی زبان پر حق رکھ دیا ہے وہ جو کہتے ہیں حق ہوتا

ہے۔ (ترمذی: 3682)

(4) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک روز گھر سے باہر نکل کر مسجد تشریف لے گئے اور آپ کے ہمراہ ابو بکرؓ و عمرؓ بھی تھے ایک آپ کے داہنی جانب اور دوسرے بائیں جانب تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے اسی حالت میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تینوں قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔ (ترمذی: 3669)

(5) نبی ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یقیناوہ عمر بن خطاب ہوتے۔(ترمذی: 3686)

خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورینؓ

نام: عثمان

کنیت: ابو عبد اللہ اور ابو عمر

لقب: ذوالنورین

والد کا نام: عثمان والدہ کا نام اروی

نسب: حضرت عثمانؓ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں عبد مناف پر نبی ﷺ سے مل جاتا ہے۔

مدت خلافت: 12 سال 11 دن

وفات: شہادت کے وقت حضرت عثمانؓ قرآن مجید تلاوت فرمارہے تھے اور بحالت تلاوت ہی شہید کیے گئے خون کے قطرے اس آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ پر گرے جمعہ کے دن عصر کے وقت 35 ہجری 82 یا 90 سال کی عمر میں شہید ہوئے اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

حضرت عثمانؓ کے فضائل

(1) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے متعلق فرمایا کہ میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ (مسلم: 2401)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے کچھ رفیق ہوتے ہیں اور میرے رفیق جنت میں عثمان ہیں۔ (ترمذی: 3698)

(3) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک روز احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ بھی تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا تو آپؐ نے اپنے پاؤں سے اس کو اشارہ کیا کہ اے اُحد ٹھہر جا ء تیرے اوپر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری: 3699)

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ

نام:	علی
کنیت:	ابو الحسن اور ابو تراب
لقب:	حید (شیر)
والد کا نام:	ابو طالب
والدہ کا نام:	فاطمہ
نسب:	حضرت علیؓ نبی ﷺ کے حقیقی چچازاد بھائی تھے۔
مدت خلافت:	۴ سال ۹ ماہ
وفات:	17 رمضان المبارک 40 ہجری ابن ملجم کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

ازواج واولاد

حضرت علیؓ کی حضرت فاطمہؓ کے علاوہ متعدد بیویوں اور لونڈیاں بھی تھیں ان میں سے حضرت علی کے سترہ لڑکیاں اور چودہ لڑکے تھے۔

حضرت علیؓ کے فضائل

(1) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس مرتبے پر ہارونؑ، موسیٰؑ، کی طرف سے تھے مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ (مسلم: 2404)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علی میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور وہ تمام مومنوں کے محبوب ہیں۔(ترمذی: 3712)

(3) حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا تھا تو مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ ہو جاتا تھا تو آپؐ خود کلام کی ابتداء کرتے تھے۔(ترمذی: 3722)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ابو بکرؓ پر رحم کرے انہوں نے اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دیا، اور مجھے دار الہجرت (مدینے) تک سوار کر کے لائے اور غار میں میری رفاقت کی اور بلالؓ کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ اللہ عمرؓ پر رحم کرے وہ سچ کہتے ہیں اگرچہ تلخ ہو حق نے اس حال میں چھوڑ دیا ہے کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ عثمانؓ پر رحم کرے ان سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ اللہ علیؓ پر رحم کرے۔ اے اللہ حق اسی طرف پھیر دے جس طرف علی پھریں۔(ترمذی: 3714)

عشرہ مبشرہ

وہ دس خوش نصیب صحابہ کرامؓ جن کو دنیا میں نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے جنت کی بشارت ملی۔

(1) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(2) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(3) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(4) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(5) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(6) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(7) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(8) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(9) حضرت سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(10) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قرآنی معلومات

قرآن کریم کے اسمائے گرامی

قرآن کریم نے اپنے لیے جو اسماء خود بطور نام ذکر فرمائے ہیں وہ پانچ ہیں۔

(1) القرآن

(2) الفرقان

(3) الذکر

(4) الکتاب

(5) التنزیل

ان میں سے زیادہ مشہور نام قرآن ہے۔

نزول قرآن کی تاریخ

پہلا نزول

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ قرآن کریم کا پہلا نزول ایک ہی دفعہ میں مکمل آسمان دنیا پر ہوا اور دوسرا نزول بتدریج نبی ﷺ پر ہوا۔

دوسرا نزول

قرآن کریم کا دوسرا نزول جو کہ تدریجاً ہوا اس کا آغاز اس وقت ہوا جب نبیؐ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔

نزول وحی کے طریقے

(1) فرشتہ کا اصل شکل میں آنا۔

(2) سچے خواب نظر آنا۔

(3) خود اللہ تعالیٰ کا کلام فرمانا جیسا کہ حضرت موسیٰؑ سے ہوا اور نبی ﷺ کے ساتھ یہ واقعہ معراج میں پیش آیا اور ایک مرتبہ خواب میں بھی ہوا۔

(4) فرشتہ کا کسی بھی شکل میں سامنے آئے بغیر آپ ﷺ کے قلب مبارک میں کوئی بات القاء فرمادینا۔

(5) فرشتہ کا کسی انسان کی شکل میں آنا عموماً مشہور صحابیؓ حضرت وحیہ کلبیؓ کی صورت میں تشریف لایا کرتے تھے۔

(۱: صحیح بخاری:۱/۲۔ ۲: الاتقان:۱/۴۶۔ ۳: فتح الباری:۱/۱۸و۱۹۔ ۴: اتقان:۱/۴۶)

کاتبان وحی

جناب رسول اللہ ﷺ کے کاتبان وحی کی تعداد روایتوں کے مطابق کم و بیش چالیس تھی جن میں مشہور یہ ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت حنظلہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن سلول رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جہم بن الصلت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت ابان بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	

آخری وحی ۳ربیع الاول ۱۱ ہجری کو نبی پاک ﷺ پر نازل ہوئی یہ وحی حضرت ابی بن کعب نے لکھی۔

پہلی وحی: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ (علق:۱تا۵)

دوسری وحی: یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ o قُمْ فَاَنْذِرْ۔ (مدثر۱تا۷)

آخری وحی: حضرت ابن عباسؓ سے مکمل سورت کے نزول کے اعتبار سے سورہ نصر کے متعلق اور آیت کے اعتبار وَاتَّقُوْا یَوْمًا سے سورہ البقرہ آیت 281 کے متعلق مروی ہے اور اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ جمعہ کے روز عرفات میں حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی۔

قرآن کی مدت نزول

تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ ۱۴ دن

عمومی تقسیم

پارے: 30

منزلیں: 7

سورتیں: 114

رکوع: 540

آیات: 6666 (بقول حضرت عائشہؓ)

سجدہ ہائے تلاوت متفق علیہ 14

کلمات: 74447 (ستتر ہزار چار سو انتالیس) بقول عطاءؒ

حروف: 323671 (تین لاکھ تیئیس ہزار چھ سو اکتہر) بقول حضرت ابن عباسؓ

منازل کی تقسیم

(1)	فاتحہ	تا	نساء	(کل چار سورتیں)
(2)	مائدہ	تا	توبہ	(کل پانچ سورتیں)
(3)	یونس	تا	نحل	(کل سات سورتیں)
(4)	بنی اسرائیل	تا	فرقان	(کل نو سورتیں)
(5)	شعراء	تا	یسین	(کل گیارہ سورتیں)
(6)	والصفت	تا	حجرات	(کل تیرہ سورتیں)
(7)	ق	تا	ناس	(کل پنیسٹھ سورتیں)

اقسام آیات:

آیات وعدہ:	1000	آیات وعید:	1000
آیات نہی:	1000	آیات امر:	1000
آیات امثال:	1000	آیات قصص:	1000
آیات تحلیل:	250	آیات تحریم:	250
آیات تسبیح:	100	آیات متفرقہ:	66

تفصیل حرکات و نقاط

ضمات (پیش):	8804
فتحات (زبر):	53242
کسرات (زیر):	39582
مدات:	1771
تشدیدات:	1252
نقطے:	134550

تفصیل حروف قرآن

الف: 48772 اڑتالیس ہزار سات سو بہتر

ب:	11428	گیارہ ہزار چار سو اٹھائیس
ت:	3105	تین ہزار ایک سو پانچ
ث:	2404	دو ہزار چار سو چار
ج:	4302	چار ہزار تین سو دو
ح:	4130	چار ہزار ایک سو تیس
خ:	2505	دو ہزار پانچ سو پانچ
د:	5978	پانچ ہزار نو سو اٹھہتر
ذ:	4930	چار ہزار نو سو تیس
ر:	12246	بارہ ہزار دو سو چھیالیس
ز:	1680	ایک ہزار چھ سو اسی
س:	5996	پانچ ہزار نو سو چھیانوے
ش:	2015	دو ہزار پندرہ
ص:	2037	دو ہزار سینتیس
ض:	1683	ایک ہزار چھ سو تراسی
ط:	80274	اسی ہزار دو سو چوہتر
ظ:	842	آٹھ سو بیالیس
ع:	9417	نو ہزار چار سو سترہ
غ:	1217	ایک ہزار دو سو سترہ
ف:	8419	آٹھ ہزار چار سو انیس
ق:	6613	چھ ہزار چھ سو تیرہ
ک:	10522	دس ہزار پانچ سو بائیس
ل:	33520	تینتیس ہزار پانچ سو بیس
م:	26955	چھبیس ہزار نو سو پچپن
ن:	45190	پنتالیس ہزار ایک سو نوے
و:	16070	سولہ ہزار ستر

ھ: 25586 پچیس ہزار پانچ سو چھیاسی

ء: 4115 چار ہزار ایک سو پندرہ

ی: 4929 چار ہزار نو سو انیتس

مجموعی میزان حروف قرآن

387079 (تین لاکھ ستاسی ہزار اناسی)

قرآن کے تین تہائی حصے:

اول: ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (سورۃ توبہ کی آیات نمبر100 تک)

دوم: وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ (سورۃ شعراء کی آیت ۱۰۱ تک)

سوم: آخر قرآن تک

سب سے طویل ذکر

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ طویل ذکر اور کسی کا نہیں ہے۔

سب سے بڑی آیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم (یہ سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۸۲ ہے۔)

سب سے چھوٹی آیت

سب سے چھوٹی آیت کوفی شمار کے لحاظ سے طٰہٰ ہے۔

قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت

قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت سورۃ البقرہ ہے۔

قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت

قرآن مجید کی سب سے چھوٹی سورت سورۃ الکوثر ہے۔

قرآن مجید کی وہ ایک خاص سورہ جس کے شروع میں بسم اللہ نہیں سورۃ التوبہ ہے

قرآن مجید میں درج ذیل ۱۴۲ انبیاء اور مرسلین کے اسماء گرامی مذکور ہیں

حضرت آدم علیہ السلام	حضرت نوح علیہ السلام	حضرت ادریس علیہ السلام
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت اسماعیل علیہ السلام	حضرت اسحق علیہ السلام
حضرت یعقوب علیہ السلام	حضرت یوسف علیہ السلام	حضرت موسیٰ علیہ السلام
حضرت داؤد علیہ السلام	حضرت سلیمان علیہ السلام	حضرت لوط علیہ السلام
حضرت ذوالکفل علیہ السلام	حضرت شعیب علیہ السلام	حضرت یونس علیہ السلام
حضرت ہود علیہ السلام	حضرت ایوب علیہ السلام	حضرت صالح علیہ السلام
حضرت ہارون علیہ السلام	حضرت الیسع علیہ السلام	حضرت یحییٰ علیہ السلام
حضرت زکریا علیہ السلام	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	حضرت محمد رسول اللہ ﷺ

صحابی جن کا نام قرآن میں آیا ہے

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

صالحین کا ذکر قرآن میں۔

عزیز، ذوالقرنین، لقمان ہے۔

نساء صالحات کا ذکر قرآن میں ہے۔

مریم بنت عمران،

ملائکہ کا ذکر قرآن میں ہے

جبرائیل، میکائیل، ہاروت، ماروت، رعد، ملک الموت

کفار کا ذکر قرآن میں ہے:

ابلیس، فرعون، قارون، ہامان، آزر، سامری، ابولہب

سجدہ ہائے تلاوت کے مقامات کی تفصیل

(1)	وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ	(الاعراف،206)
(2)	بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ	(الرعد،51)
(3)	مَا يُؤْمَرُوْنَ	(النحل،50)
(4)	وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا	(الاسراء،109)
(5)	سُجَّدًا وَّبُكِيًّا	(مریم،58)
(6)	يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ	(الحج،18)
(7)	وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا	(الفرقان،60)
(8)	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	(النمل،26)
(9)	وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ	(السجدۃ،15)
(10)	وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ	(ص،24)
(11)	وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ	(المؤمن،38)
(12)	وَاعْبُدُوْا	(النجم،62)
(13)	لَا يَسْجُدُوْنَ	(الانشقاق،12)
(14)	وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ	(العلق،19)

حافظ قرآن کے فضائل

حساب سے آزاد تین شخص

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخص ایسے ہیں جنہیں حساب کتاب کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی (اور وہ اس سے بالکل بے فکر ہوں گے) اور انہیں نہ تو پہلے صور کی چیخ دہشت زدہ کرے گی اور نہ قیامت کے دن میدان محشر کی بڑی گھبراہٹ غمگین کرے گی، ایک قرآن کا حافظ جو حق تعالیٰ کے احکام پر پوری پابندی سے عمل کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں (اہل جنت کا) سردار اور معزز ہو کر آئے گا۔ یہاں تک کہ رسولوں کا رفیق بن جائے گا۔ دوسرا وہ موذن جو سات سال تک اذان دے اور اس پر تنخواہ نہ لے، تیسرا وہ غلام جو اپنی جان سے اللہ کا حق بھی ادا کرے اور اپنی مالکوں کا حق بھی۔ (بیہقی)

حافظ قرآن کی عزت

حافظ قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہے جس نے اس کی عزت کی یقینا اس نے اللہ کی عزت کی۔ جس نے اس کی توہین کی سو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔
(دیلمی)

اہل جنت کے سردار

حضرت علی بن ابی طالب ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کے باعمل حفاظ قیامت کے روز اہل جنت کے سردار ہوں گے۔ (حافظ ابو العلاء)

دس آدمیوں کی سفارش کا اختیار

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے قرآن پڑھا اور پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام سمجھا تو حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں شفاعت قبول فرمائیں گے کہ جن پر ان گناہوں کے سبب دوزخ کا عذاب واجب ہو چکا ہو گا۔(مسند احمد و ترمذی)

سب سے بڑا گناہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے ثواب میری روبرو پیش کیے گئے ہیں یہاں تک کہ اس کوڑے اور خس و خاشاک کا ثواب بھی پیش ہوتا ہے جس کو آدمی مسجد سے باہر نکالتا ہے اور اس طرح میری امت کے گناہ بھی مجھ پر پیش کیے گئے تو میں نے ان میں اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد ہو اور وہ اس کو بھول گیا ہو۔ (ابوداؤد: 461 باب في كنس المسجد)

قرآن یاد رکھنے کا عمل

دارمی نے اپنی مسند میں شعبی سے نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص رات کو سورۃ بقرہ کی یہ دس آیتیں پڑھا کرے وہ کبھی قرآن نہیں بھولے گا، چار اول سے مفلحون تک (یہ کوفی شمار کے عداد کے لحاظ سے ہیں جس میں الم مستقل آیت نہیں) اور آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں خٰلدون تک اور بقرہ کی آخری تین آیتیں للہ مافی السموات سے ختم سورت تک۔

(مسند دارمی)

فرشتے خادم قرآن کی قبر کی زیارت کرتے ہیں

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ابوہریرۃ! قرآن سیکھتا اور لوگوں کو سیکھاتا رہ یہاں تک کہ اسی شغل میں تیری موت آجائے کیونکہ اگر اسی شغل میں تیری موت آجائے گی تو فرشتے تیری قبر کی زیارت اس طرح کرنے آئیں گے جس طرح اہل ایمان کعبۃ اللہ کی زیارت کرنے آتے ہیں۔ (کنز المعانی شرح الشاطبیہ)

کم سنی میں قرآن مجید یاد کرنے کے حیرت انگیز واقعات

(1) حضرت سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ نے چار سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ (قسطلانی)

(2) حضرت قاضی ابو محمد اصفہانی نے پانچ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔

(ملا علی قاری)

(3) حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر میں قرآن یاد کیا۔

(تاریخ الخمیس)

(4) حضرت سہیل بن عبد اللہ تسری رحمۃ اللہ علیہ نے چھ سال کی عمر میں قرآن یاد کیا۔ (حلیۃ الاولیاء)

(5) حضرت میر سید اشرف منانی رحمۃ اللہ علیہ نے سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا ۔(تاریخ الخمیس)

(6) جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ برس کی عمر میں قرآن یاد کیا۔

(حسن المحاضرۃ)

(7) مولانا سید محمد امین نصیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے نو برس کی عمر میں قرآن یاد کیا۔ (یادگار سلف)

(8) حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ استاد عالمگیر متوفی ۱۱۳۰ھ نے سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔

(9) ہارون الرشید کے زمانہ میں ایک پانچ سالہ بچے کو پیش کیا گیا اس کے باپ نے بتایا کہ یہ بچہ قرآن مجید کا حافظ ہے ہارون الرشید خود بھی قرآن مجید کا حافظ تھا اس نے کہا میں بچے سے قرآن مجید سنوں گا چنانچہ باپ نے بیٹھے سے کہا بیٹا قرآن مجید سناؤ وہ بچہ اتنا چھوٹا تھا کہ ضد کرنے لگا کہ ابو پہلے میرے ساتھ وعدہ کریں کہ آپ مجھے گڑلے کر دیں گے اس زمانے میں گڑ ہی چیونگم ہوتا تھا بیٹے کے اصرار پر باپ نے وعدہ کر لیا کہ ہاں میں تمہیں گڑ کی ڈلی لے کر دوں گا اس نے کہا سناتا ہوں ہارون الرشید نے پانچ جگہوں سے اس سے قرآن پاک سنا اور اس نے پانچ جگہوں سے قرآن پاک صحیح صحیح سنایا۔ سبحان اللہ۔ (انتخاب لاجواب)

کم مدت میں قرآن مجید یاد کرنے کے چند واقعات

(1) حضرت ہشام بن کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے تین روز میں قرآن حفظ کیا۔

(تذکرۃ الحفاظ)

(2) حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سات روز میں قرآن یاد کیا۔

(انتخاب لاجواب)

(3) حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ماہ میں قرآن یاد کیا۔ (انتخاب لاجواب)

(4) لاہور کے مولوی روح اللہ صاحب جب مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو رمضان کے مہینے میں قرآن مجید یاد کیا۔ (انتخاب لاجواب)

(5) بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ حج کے لیے تشریف لے جارہے تھے جہاز میں ماہ رمضان المبارک آگیا اتفاقاً رفقائے سفر میں کوئی حافظ نہ تھا آخر مولانا نے حفظ کرنا شروع کر دیا روزانہ ایک پارہ یاد کر کے رات کو تراویح میں سنایا کرتے تھے۔ (انتخاب لاجواب)

خاص خاص سورتوں اور آیتوں کی فضیلت

1 **سورۃ الفاتحہ**: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورہ فاتحہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (معارف القرآن 1/73)

2 **سورہ البقرۃ**: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو مقبرہ نہ بناؤ یاد رکھو شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہو۔ (معارف القرآن 1/140)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے سوائے موت کے کوئی چیز مانع نہیں۔ (معارف القرآن بحوالہ نسائی 1/612)

3 **سورۃ الکھف**: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سورۃ الکھف کی پہلی دس آیات یاد کرے تو دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔ (ابن کثیر 5/133)

4 **سورۃ یٰسین**: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسین ہے جو شخص سورہ یٰسین پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے کا ثواب دس قرآن پڑھنے کے برابر اس کے نامہ اعمال میں لکھتے ہیں۔ (ترمذی: 2887 باب ماجاء فی فضل یس)

5 **سورۃ الدخان:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں سورہ دخان پڑھتا ہے وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ ستر (70) ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

(ترمذی: 2888 باب ماجاء فی فضل حم الدخان)

6 **سورۃ الواقعہ:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہیں آئے گی۔

(تفسیر ابن کثیر 512/7)

7 **سورۃ اخلاص:** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر روز قل ھو اللہ احد دو سو مرتبہ پڑھے تو اس کے نامہ اعمال میں سے پچاس برس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں (اِلاَّ) مگر یہ کہ اس پر دین ہو۔ دین سے مراد بندوں کے حقوق ہیں)

سورہ حشر کی آخری آیات کے فوائد وبرکات

حضرت مقول بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور اس کے بعد ایک مرتبہ سورہ حشر کی آخری تین آئتیں ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو سے آخر سورت تک پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے، مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اگر اس دن میں وہ مر گیا تو شہادت کی موت حاصل ہو گئی۔ اور جس نے شام کے وقت یہ ہی کلمات تین مرتبہ پڑھ لے، تو یہ ہی درجہ اس کو حاصل ہو گا۔(ترمذی: 2922)

فائدہ: سورہ حشر کی آیتیں یہ ہیں۔

هُوَ اللهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ٥ هُوَ اللهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ٥ هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد سورہ فاتحہ، آیت الکرسی اور آیت شَهِدَ اللهُ (3:18) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَیْرِ حِسَابٍ (26 تا 28) تک پڑھا کرے تو اللہ اس کے سب گناہ معاف فرمائیں گے اور ستر حاجات پوری فرمائیں گے جن میں سے کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔(معاف القرآن) بحوالہ (روح المعانی)

شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ٥ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

تجوید

تجوید کا معنیٰ:

تجوید سے مرادوہ علم ہے جس کے ذریعے تلاوتِ قرآن کریم کے دوران ہر ہر حرف کے درست تلفظ اور صحیح مخرج سے اس کی ادائیگی کا طریقہ سیکھا جاتا ہے۔

تجوید کا حکم:

تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا واجب ہے۔

مخارج کا بیان

مخارج کی تعریف:

مخارج مخرج کی جمع ہے اور مخرج نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔اصطلاح تجوید میں حروف کو جن جگہوں سے ادا کیا جاتا ہے انہیں مخارج کہتے ہیں۔

ا، و، ی:

بحالت مدہ منہ کے خالی حصے کی ہوا سے۔

ء، ہ:

حلق کے آخر سے جو سینے کی طرف ہے۔

ع، ح:

حلق کے بیچ سے

غ، خ:

حلق کے شروع سے جو منہ کی طرف ہے۔

ق:

زبان کی جڑ جو کوے کے پاس ہے جب اوپر کے تالو سے لگے،

ک:

اسی جگہ سے لیکن ذرا منہ کی طرف ہٹ کر۔

ج، ش، ی:

زبان کا بیچ جب تالو کے بیچ سے لگے۔

ض:

زبان کی کروٹ جب اوپر کی ڈاڑھوں سے لگے بائیں طرف سے آسان اور
دائیں طرف سے مشکل اور دونوں طرف سے ایک دم نکالنا بہت مشکل۔

ل:

زبان کی کروٹ کے اخیر سے زبان کی نوک تک کے حصہ سے جب وہ اوپر کے
اگلے دانتوں کے مسوڑھوں سے لگے۔

ن:

انہیں میں سے تین دانتوں کے مسوڑھوں سے یعنی اندر کی طرف سے
ایک کم ہو جاتا ہے۔

ر:

انہیں میں سے اگلے دونوں دانتوں کے مسوڑھوں سے اور اس کا کچھ تعلق
زبان کی پشت سے بھی ہے جو نوک سے ذرا آگے چل کر ہے۔

ط، د، ت:

زبان کی نوک جب اوپر کے اگلے دو دانتوں کی جڑ کی طرف والے آدھے
حصے سے لگے۔

ظ، ذ، ث:

زبان کی نوک جب ان ہی اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی نوک والے آدھے حصے سے لگے۔

س، ص، ز:

زبان کی نوک جب اوپر اور نیچے کے اگلے دونوں دانتوں کے درمیان آ جائے۔

ف:

اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی نوک جب نیچے کے ہونٹ کے اندر والے حصے سے لگے۔

ب: دونوں ہونٹوں کی اندرونی تری ملنے سے

م: دونوں ہونٹوں کی بیرونی تری ملنے سے۔

و: دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام بند کرنے سے۔

ن، م: کا غنہ خیشوم یعنی ناک کے بانسے سے۔

تنوین: دوزبر، دوزیر، دوپیش کو کہتے ہیں۔

حرکت: زبر، زیر پیش کو حرکت کہتے ہیں

سکون: حرکت کے نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں اور جس حرف پر سکون ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

حروف مدہ: تین ہیں و، ا، ی

حروف قلقلہ: ق،ط،ب،ج،د ان کا مجموعہ قطب جدٍ ہے۔ان حروف کو حالت ساکن ووقف میں اپنے مخرج سے حرکت دے کر پڑھنا ہے۔

حروف لین: زبر کے بعد واو ری ساکن ہوں۔ان کو نرمی سے ادا کرنا ہے۔

حروف حلقی: ء،ھ،ع،ح،غ،خ

لحن:

لحن تلفظ کی غلطی کو کہا جاتا ہے۔یہاں علمِ تجوید کی اصطلاح میں لحن سے مراد ہے قرآن کریم کی تلاوت کے دوران الفاظ و کلمات کے تلفظ میں غلطی کرنا۔

لحن کی اقسام:

لحنِ جلی: تلاوتِ قرآنِ کریم کے دوران تلفظ کی ایسی غلطی جسے ماہرینِ فنِ تجوید کے علاوہ عام افراد بھی محسوس کر لیں۔

لحن خفی: وہ غلطی جسے صرف ماہرین فن محسوس کریں۔

چہل حدیث

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے میری امت کے لیے چالیس احادیثیں حفظ کرلیں قیامت کے دن فقیہ و عالم بن کر اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔

(1) اَحۡسِنۡ اِلٰی جَارِكَ تَكُنۡ مُؤۡمِنًا

(مسند احمد:,8081ترمذی: 2305 بَابٌ: مَنْ اتَّقَى الْمَحَارِمَ فَهُوَ أَعْبَدُ النَّاسِ)

ترجمہ: اپنے پڑوسی کے ساتھ تم اچھا سلوک کرو تب تم ایمان والے ہو۔

(2) اَكۡمَلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِيۡمَانًا اَحۡسَنُهُمۡ خُلُقًا

(ابوداؤد:4682باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه)

ترجمہ: مسلمانوں میں زیادہ کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں۔

(3) يَشۡفَعُ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلۡاَنۡبِيَاءُ ثُمَّ الۡعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

(ابن ماجہ:4313بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ)

ترجمہ: قیامت میں تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے انبیاء پھر علماء پھر شھداء۔

(4) اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتۡنَةٌ وَفِتۡنَةُ اُمَّتِيۡ اَلۡمَالُ

(ترمذی:2336بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فِتْنَةَ هَذِهِ الأُمَّةِ فِي المَالِ)

ترجمہ: ہر امت کے لیے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کے لیے خاص آزمائش مال ہے۔

(5) مِنۡ حُسۡنِ اِسۡلَامِ الۡمَرۡءِ تَرۡكُهٗ مَالَا يَعۡنِيۡهِ۔

(مؤطا امام مالک:1883باب ما جاء في حسن الخلق)

ترجمہ: آدمی کی اسلام کے حسن وکمال میں سے یہ بھی ہے کہ جو بات اس کے لیے ضروری اور مفید نہ ہو اس کو چھوڑ دے۔

(6) رِضَا الرَّبِّ فِيۡ رِضَا الۡوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيۡ سَخَطِ الۡوَالِدِ

(شعب الایمان: 7447باب بر الوالدین)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

(7) اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلاةً۔

(ترمذی:484بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ)

ترجمہ: قیامت کے دن مجھ سے قریب ترین میرا وہ امتی ہو گا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔

(8) بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ۔

(مسلم:82باب بیان إطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاة)

ترجمہ: نماز کا چھوڑنا مسلمان کو کفر و شرک تک پہنچانے والا ہے۔

(9) اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

(مسلم:2956کتاب الزھد والرقائق)

ترجمہ: دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔

(10) اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ۔

(ترمذی:1621بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا)

ترجمہ: مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔(یعنی نفسانی خواہشات کے خلاف چلنے کی کوشش کرے۔

(11) اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(ترمذی:3383بَاب مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ)

ترجمہ: تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

(12) اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذِبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ (مسلم:59باب بیان خصال المنافق)

ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

(13) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ

(مسلم:91باب تحریم الکبر وبیانہ)

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا۔

(14) اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔

(مؤطا امام مالک:1889 باب ما جاء في الحياء)

ترجمہ: ہر دین کا کوئی امتیازی وصف ہوتا ہے اور دین اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے۔

(15) اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللهِ اَسْوَاقُهَا۔ (مسلم:671 باب أحب البلاد إلى الله مساجدها)

ترجمہ: شہروں اور بستیوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ہیں۔

(16) اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنَّ لَا يُذْكَرَ اِسْمُ اللهِ عَلَيْهِ۔

(مسلم:2017 باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما)

ترجمہ: شیطان اپنے لیے کھانے کو جائز کرلیتا ہے جبکہ اس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔

(17) اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللهِ الطَّلَاقُ۔

(ابوداؤد:2178 باب في كراهية الطلاق)

ترجمہ: حلال اور جائز چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض طلاق ہے۔

(18) مَنْ اٰذٰى مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللهَ

(طبرانی:468 مَنِ اسْمُهُ سَعِيدٌ)

ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔

(19) لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِه۔

(مسند احمد:16385 حَدِيثُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ)

ترجمہ: مومن پر لعنت کرنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔

(20) اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔ (ابوداؤد:4903 باب في الحسد)

ترجمہ: حسد سے بچو۔ حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

(21) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَّانٌ

(ترمذی:1963باب ما جاء في البخل)

ترجمہ: دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

(22) إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔

(ابو داؤد:2880باب في الصدقة عن الميت)

ترجمہ: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین کاموں سوا اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے صدقہ جاریہ وہ علم جس سے استفادہ کیا جائے اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

(23) كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

(مسلم:4باب النهي عن الحديث بكل ما سمع)

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے بس یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات (تحقیق کے بغیر) بیان کرے دے۔

(24) إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ

(ابو داؤد:5197باب فضل من بدأ السلام)

ترجمہ: سلام میں پہل کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قریبی ہے۔

(25) مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ

(ترمذی:2035بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ)

ترجمہ: جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کا معاملہ کیا گیا اور اس نے اس کے کرنے والے سے کہا جزاک اللہ یعنی (اللہ تجھے بہترین بدلہ دے) تو اس نے اس کی تعریف اور بدلہ کامل طریقے سے ادا کیا۔

(26) إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ۔

(مسلم:2612باب النهي عن ضرب الوجه)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو وہ اس کے چہرے پر ہر گز تھپڑ نہ مارے۔

(27) لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْءًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ

(مسلم:2626باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

ترجمہ: نیکی میں کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ہی ملے۔

(28) خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

(بخاری:5028بَابٌ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ القُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)

ترجمہ: تم میں سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

(29) إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ

(مسند احمد:18043حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ)

ترجمہ: قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہو گا۔

(30) لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ

(مسلم:1924باب قوله ﷺ «لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم»)

ترجمہ: قیامت صرف بدکار لوگوں پر قائم ہو گی۔

(31) أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(مسلم:1842باب الأمر بالوفاء ببيعة الخلفاء، الأول فالأول)

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا

(32) إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ

(ابن ماجہ:4229بَابُ النِّيَّةِ)

ترجمہ: قیامت کے دن لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

(33) إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ، الْغَنِيَّ، الْخَفِيَّ

(مسلم:2965کتاب الزهد والرقائق)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پرہیزگار، مخلوق سے بے نیاز، گمنام بندے کو پسند فرماتے ہیں۔

(34) مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ

(بخاری:6018 بَابٌ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ)

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔

(35) قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ

(ترمذی:3670 باب فی مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہ تم میرے رفیق ہو حوض کوثر پر، اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی (ہجرت میں)

(36) لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

(ترمذی:3686 باب فی مناقب عمر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اگر میرے بعد کوئی اور نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔

(37) لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيْقٌ وَرَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانَ

(ترمذی:3698 باب فی مناقب عثمان رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمان بن عفان ہے۔

(38) اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

(ترمذی:3723 باب فی مناقب علی رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔

(39) فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

(ترمذی:3887 بَابٌ مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (گوشت اور روٹی) کو تمام کھانوں پر ہے۔

(40) فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ

(ترمذی:3862 بَابٌ فِيمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ترجمہ: جس نے صحابہ سے محبت کی تو میری محبت کی بنیاد پر اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض کی بنا پر۔

[اشاعت کی عام اجازت]

ہر خاص و عام کو اشاعت کی اجازت ہے بشرطیکہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی، تصرف، یا ترمیم نہ کی جائے۔